بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

یا مفتح الابواب بالخیر یا مفتح

رباعیات، سوز و سلام

سوز خوان
سید محمد علی نقوی برادران

www.facebook.com/[illegible]
www.facebook.com/[illegible]

برائے ایصالِ ثواب

علامہ رشید ترابی، علامہ طالب جوہری، اشرف عباس، علامہ ضمیر اختر نقوی، میر انیس، مرزا دبیر، سوز خواں سید حسن عابد جعفری، سوز خواں عظیم الحسن، مولانا محمد عون نقوی، مولانا غلام حسنین رضوی، علامہ عرفان حیدر عابدی، محسن نقوی شہید، سید الطاف حسین نقوی ابن امیر حسین، امام النساء بنت رحمت علی، تیغ علی رضوی ابن سیف علی رضوی، سید ابرار حسین نقوی ابن سید الطاف حسین نقوی، کنیز فاطمہ بنت سید تیغ علی رضوی، سیدہ نشاط فاطمہ بنت سید ابرار حسین نقوی، تقی مہدی رضوی ابن طاہر حسین رضوی، سید طاہر حسین رضوی ابن مظہر حسین رضوی، سید اشفاق حسین نقوی ابن ابرار حسین نقوی، برکت حسین رضوی ابن محمد رضا رضوی، آفتاب حیدر زیدی ابن زاہد حسین زیدی، قمر علی ابن تیغ علی، حیدر اشرف، مصدر اشرف، اعظم اشرف، اشرف النساء، قمر النساء، اعجاز حسین، اقبال حسین، اختر عباس رضوی، سید ضیغم عباس رضوی، سید مختار حسین زیدی، عصمت بنت شاکر حسین، کلثوم بانو بنت تیغ علی، شہر بانو بنت تیغ علی، قمر النساء بنت الطاف حسین، سید آل نبی کاظمی ابن سید شمشاد علی کاظمی، بی بی فاطمہ بنت زوار حسین، سیدہ شمیم فاطمہ بنت سید آل نبی کاظمی، سید آل احمد کاظمی ابن سید آل نبی کاظمی، بی بی بنت کامدار حسن خان، زاہدہ بنت مومن علی، ہاشمی بنت شمشاد علی، بی بی فاطمہ، سید زوار حسین ابن ضمیر الحسن، ساجدہ بانو بنت محمد عسکری، صادق حسین ابن مسرور، تفضل حسین، اختری بنت نشاد حسین، بابو بھائی، سعید کاظمی، سید بشارت حسین بلگرامی، سیدہ انیس فاطمہ، وزارت حسین بلگرامی، سید ابوالحسن بلگرامی، سیدہ ذیشان فاطمہ، حسن باقر بلگرامی، مسلم بلگرامی، ابن حسن کربلائی، سید افتخار حسین جعفری، حاجی مطلوب حسین، امداد حیدر نقوی، سیدہ خاتون، سیدہ نایاب بانو، انصار حسین نقوی، سید حسن کاظمی، نفیس فاطمہ، تسنیم کوثر، سید حسن حیدر کاظمی، حبیب رضی جعفری، قیصر حسین زیدی، نزہت فاطمہ، حکیم مسلم عباس، حسن عسکری، طلعت فاطمہ۔

کل مومنین و مومنات، جن و انس، محبان اہلبیت و شیعان حیدر کرار

الله و محمدؐ کا ولی کہتا ہوں
شبیح حرم لم یزلی کہتا ہوں
لیکن راتوں کو دل کی تسکیں کیلئے
چپکے چپکے علیؑ علیؑ کہتا ہوں

آغوش اجل میں مسکرانے والے
ملت کے لئے جان لڑانے والے
سو چین کی نیند اے حسینؑ مظلوم
اسلام کو سوتے سے جگانے والے

انجم لاکھ ملے آفتاب مل نہ سکا
کوئی بھی ہم لقب بوتراب مل نہ سکا
ہر ایک بزم میں ڈھونڈا چراغ دل لیکر
خدا گواہ علیؑ کا جواب مل نہ سکا

حسینؑ وہ ہے جو کونین میں سما نہ سکے
وہ سر حسینؑ کا ہے جو کوئی جھکا نہ سکے
اٹھائے گا کوئی کیا سر حسینؑ کے آگے
رسولؐ پاک تو سجدے سے سر اٹھا نہ سکے

میرا کوئی مقام نہیں ہے مقام ہوں
میں بارھویں امامؑ کا ادنیٰ غلام ہوں
جنت کا شوق ہے نہ جہنم کا خوف ہے
میں ذاکر حسینؑ علیہ السلام ہوں

رنگ کردار پہ ماحول کا چھانے نہ دیا
نور نے کھینچ لیا نار میں جانے نہ دیا
حرؑ وہ ٹوٹا ہوا شیشہ تھا جسے سرورؑ نے
ایسا جوڑا کہ کوئی بال بھی آنے نہ دیا

میرے سرکار یہ تاخیر جو فرماتے ہیں
منتظر آپکے بے چین ہوئے جاتے ہیں
آپ اپنے جد امجد کی طرف غور کریں
وہ تو آواز کے سنتے ہی چلے آتے ہیں

آغوش لحد میں جبکہ سونا ہوگا
جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا
تنہائی میں آہ کون ہووے گا انیس
ہم ہونگے اور قبر کا کونا ہوگا

سردار جوانانِ جناں ہیں حسینؑ
فرزند رسولِ دوجہاں ہیں حسینؑ
یک نور دو چشمہ ہیں علیؑ و زہراؑ
واللہ کہ ایماں کی جاں ہیں حسینؑ

جو شریک بزم شاہِ کربلا ہوجائیگا
وہ گناہوں سے بری روزِ جزا ہوجائیگا
نار سے نکلا ادھر واں خلد میں داخل ہوا
کیا خبر تھی حرؑ پہ یوں فضلِ خدا ہوجائیگا

ضربت عباسؑ میں ہے ضربت حیدرؑ کا رنگ
اڑ رہا ہے کربلا کے مرحب و عنتر کا رنگ
ہے علمدارِ حسینی ہاتھ کو روکے ہوئے
چھا نہ جائے کربلا کی جنگ پہ خیبر کا رنگ

چلا تھا کفر مٹانے جو بیری کے چراغ
مگر حسینؑ نے گل کردیئے اسی کے چراغ
اندھیروں آؤ میرے گھر سے روشنی لے لو
جلائے بیٹھا ہوں غازی کی حاضری کے چراغ

قطرے کو رحیمیؑ بحر مواج نہ کر
شرمندہ تخت و دولت و تاج نہ کر
یارب قسم دستِ یداللہ تجھے
اک ہاتھ کو اک ہاتھ کا محتاج نہ کر

ایمان کی زیب و زین کہنا ہی پڑا
اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمہء حق ضبط کیا
پھر چیخ کے یا حسینؑ کہنا ہی پڑا

کام آئیگی تربت میں ولائے حیدرؑ
لیجائیگی جنت میں ثنائے حیدرؑ
بولیں گے نکیرین بچھادے آنکھیں
لینے تجھے ساتھ اپنے وہ آئے حیدرؑ

یارب میرے مرنے کو فسانہ کردے
سبطِ شہِ مظلوم روانہ کردے
حسرت ہے کہ ہوں دفن تہہ خاکِ شفا
مٹی میری تسبیح کا دانہ کردے

یہ بات الگ ہے تجھے تسلیم نہیں ہے
دستورِ خدا میں کہیں ترمیم نہیں ہے
ہے نورِ خدا احمدؐ و حیدرؑ میں برابر
یہ حکم مساوات ہے تقسیم نہیں ہے

حضرتِ عباسؑ شاہِ لافتیٰ کے شیر ہیں
خندق و خیبر کے وہ یہ کربلا کے شیر ہیں
کیوں نہ ہوں ہر جنگ میں یہ مثلِ حیدرؑ فتحیاب
وہ خدا کے شیر یہ شیرِ خدا کے شیر ہیں

ماں کہتی تھی کیا ملال جھیلے ہوتے
بیٹھیں نہیں ہیں پاس کس سے کھیلے ہوتے
ہے رات اندھیری وہ ڈراؤنا جنگل
اصغرؑ مورے قبر میں اکیلے ہوتے

یوں کربلا میں ایک مسلمان آگیا
کچھ آیتیں لئے ہوئے قرآن آگیا
وہ آگئے حسینؑ ہتھیلی پہ سر لئے
اسلام جی اٹھا کہ نگہبان آگیا

ہوگئے بے نیاز ہم سب سے
خادمِ پنجتن ہوئے جب سے
یہ وسیلہ عجب وسیلہ ہے
ہاتھ پکڑا ملا دیا رب سے

جب آئے حرم شام سے کرتے ہوئے فریاد
مقتل میں ہوئی سینہ زنی حد سے زیاد
قبرِ شہدا پہ جس گھڑی دفن کے بعد
پانی چھڑکا تو خوب روئے سجادؑ

علیؑ کو فاتحِ بدر و حنین کہتے ہیں
اور حسنؑ کو نورِ شہِ مشرقین کہتے ہیں
وفا کی منزلِ آخر کا نام ہے عباسؑ
کمالِ صبر و رضا کو حسینؑ کہتے ہیں

حسینؑ عالمِ امکاں میں سرفراز ہے تو
خدا کے بعد زمانے میں کارساز ہے تو
یہ شک مٹا دیا ہم نے نیاز دے دے کر
کہیں سمجھ نہ لے دنیا کہ بے نیاز ہے تو

ہوئی قبول اقامت قیام سے پہلے
نمازیں عرش پہ پہنچیں سلام سے پہلے
بڑے ہی دانا تھے ذبحِ حسینؑ کے دانے
گئے بہشتِ بریں میں امامؑ سے پہلے

ہر چشم سے اشکوں کی روانی ہوجائے
مقبول میری مرثیہ خوانی ہو جائے
فضلِ باری سے ہوں دو آنسو جاری
ساون کی گھٹا شرم سے پانی ہوجائے

عباسؑ کی نگاہ میں کیا فوجِ شام ہے
عباسؑ مرتضیٰؑ کی تمنا کا نام ہے
بارہ امام مذہبِ اسلام میں ہوئے
یہ مذہبِ وفا کا اکیلا امام ہے

فطرت نے جو اشکوں میں مزہ رکھا ہے
منسوب اسے شاہِ شہدا رکھا ہے
دنیا غمِ شبیرؑ کو سوچے سمجھے
ہم نے تو کلیجے سے لگا رکھا ہے

چھوٹی سی لحد زمیں بناتے ہیں حسینؑ
لاشِ علی اصغرؑ کا چھپاتے ہیں حسینؑ
باہر نہ نکل آئے کہیں مقتل میں
خیمے کی طرف دیکھتے جاتے ہیں حسینؑ

مدحِ حیدرؑ نہ کروں قائلِ قرآں ہوکر
کیوں میں کعبے سے پھر جاؤں مسلماں ہوکر
انکا وعدہ ہے کہ ہم قبر میں آئیں گے ضرور
کیوں نہ مرجاؤں میں اس وعدے پہ قرباں ہوکر

لاکھوں میں کوئی ایک نہ سرور ہوتا
عباسؑ کا زور زورِ حیدرؑ ہوتا
افسوس کہ لڑنے کی اجازت نہ ملی
ورنہ وہ کوفہ وہ خیبر ہوتا

دنیا سے اٹھا لیجئے جو نامِ حیدرؑ
کوثر کو چلا یہ سلامِ حیدرؑ
عصیاں ہوئے سدِ راہ تو رضواں نے کہا
آنے دو اسے یہ ہے غلامِ حیدرؑ

کرار کا فرزند تھا کرار رہا
جرار کا دلبند تھا جرار رہا
گھر میں پردیس میں اور تہہ خنجر بھی
جس بات سے انکار تھا انکار رہا

سقائے حرم نے جو نہ پایا پانی
غیرت سے تہہ خاک سمایا پانی
کیا عشق ہے کوثر پہ سکینہؑ کے بغیر
عباسؑ نے منہ سے نہ لگایا پانی

کچھ عجب شان سے مرضیءِ الٰہی لے لی
دیں کے رہبر جو ہوئے دین پناہی لے لی
سونے والے تیرے بیدار نصیبے کی قسم
قبضہ بستر پہ کیا ساری خدائی لے لی

بہیں کتنے ہی اشک آنکھوں سے دریا ہو نہیں سکتا
ہزاروں جلوے ہوں خالق کا جلوہ ہو نہیں سکتا
علیؑ کے ماسوا انساں کوئی بھی ہو اے اطہرؔ
خدا کے گھر میں مرسکتا ہے پیدا ہو نہیں سکتا

اس طرح طے منزلِ صبرورضا زینبؑ نے کی
امتِ جد کیلئے حق سے دعا زینبؑ نے کی
واقعہ میں کربلا کے رنگ دونوں نے بھرا
ابتدا شبیرؑ نے کی انتہا زینبؑ نے کی

ہیں یہی سطوتِ باطل کے مٹانے والے
کشتیءِ عظمتِ اسلام بچانے والے
کربلا آج بھی کردار کا آئینہ ہے
ایسے ہوتے ہیں محمدؐ کے گھرانے والے

لاالہ تو پڑھ لیا اب لے مزہ تاثیر کا
لاالہ کی تہہ کے نیچے خون ہے شبیرؑ کا
لاالہ کے پڑھنے والو لاالہ سے پوچھ لو
لاالہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیرؑ کا

بغور سن لے زمانہ حسینؑ ایسے تھے
بقا فنا کو بنایا حسینؑ ایسے تھے
چھری کے نیچے وہ خالق سے پیار کی باتیں
اجل کو ہو گیا سکتہ حسینؑ ایسے تھے

نظر چراؤ تو دل اور دماغ جلتے ہیں
جنونِ عشق میں سینے کے داغ جلتے ہیں
ترابیوں نہ ڈرو قبر کے اندھیرے سے
تمہاری قبر میں چودہ چراغ جلتے ہیں

ہو سلام اُس پہ جو قیدی بھی ہے بیمار بھی ہے
پاؤں میں آبلے ہیں آبلوں میں خار بھی ہے
کہتا تھا طوق گراں آیا میرے حصے میں
ورنہ اِس فوج میں خنجر بھی ہے تلوار بھی ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ برابر تھے علیؑ
پر احمدؐ مرسل کے برابر تھے علیؑ
معراج کی شب کھل گیا احوال تمام
باہر تھے نبیؐ پردے کے اندر تھے علیؑ

امتحانِ عاشقی میں کیف پاتے ہیں حسینؑ
انتہائی مشکلوں میں مسکراتے ہیں حسینؑ
لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
پڑھتے جاتے ہیں فرشتے بڑھتے جاتے ہیں حسینؑ

عباسؑ کے لاشے پہ نبیؐ روتے ہیں
بازو شہ والا کے لئے کھوتے ہیں
احسان علمدار نہ بھولیں گے قسیم
ایک ملک ہے لاکھوں کے گناہ دھوتے ہیں

علیؑ جناب بھی بازوئے آنجناب بھی ہے
خدا کا شیر بھی ہے اور بوتراب بھی ہے
صفوں کو جوڑنے والا علیؑ بوقتِ نماز
اگر ہو جنگ تو پھر صف شکن خطاب بھی ہے

کہتے ہیں کہ اک ہوک اٹھی قبرِ نبیؐ سے
جب قبرِ نبیؐ پہ یہ کہا جاکے کسی نے
اے شاہِ امم شام کی راہوں میں کئی بار
مڑ مڑ کے پکارا ہے تمہیں بنتِ علیؑ نے

کوئی کیا جانے احترامِ علیؑ
کوئی سمجھا نہیں مقامِ علیؑ
اسمِ اعظم کے ڈھونڈنے والو
اسمِ اعظم فقط ہے نامِ علیؑ

وفا کو ناز ہے جس پر اسے عباسؑ کہتے ہیں
لگے جو ثانیِ حیدرؑ اسے عباسؑ کہتے ہیں
جو چہرہ پر علم گاڑے اسے کہتے ہیں سب حیدرؑ
علم گاڑے جو پانی پر اسے عباسؑ کہتے ہیں

لحد ہو بند مگر حسرتِ ولی نکلے
صدا مزار سے یارب ولی ولی نکلے
فرشتے قبر میں پوچھیں جو رشتہ ء الفت
تو ہر ایک تارِ کفن سے علی علی نکلے

جب حر کا گناہ شاہِ امم نے بخشا
قطرے کو شرفِ بحرِ کرم نے بخشا
گردوں سے ندا آئی کہ اے پیارے حسینؑ
بخشا جسے تو نے اسے ہم نے بخشا

جب موت کا شیعوں کو پیام آتا ہے
تائید کو حیدرؑ سا امام آتا ہے
اللہ رے یہ فرشِ عزائے شبیرؑ
اس پہ پسرِ فاطمہؑ کام آتا ہے

ایمان کی تصویر نظر آتی ہے
قرآن کی تفسیر نظر آتی ہے
اللہ تیرے گھر کی فضا اے زہراؑ
تطہیر ہی تطہیر نظر آتی ہے

علی کے لعل تھے شاہِ انام ہوجاتے
شریکِ آلِ نبیؐ کا کلام ہوجاتے
وقارِ حضرتِ عباسؑ کم نہیں تھا مگر
پلاتیں دودھ جو زہراؑ امام ہوجاتے

چھوٹی سی لحد زمیں بناتے ہیں حسینؑ
لاشہ علی اصغرؑ کا چھپاتے ہیں حسینؑ
بانو نہ نکل آئے مقتل میں
خیمے کی طرف دیکھتے جاتے ہیں حسینؑ

اکبرؑ نے کہا دعائیں بابا پڑھنا
قرآں میرے لاشے پہ بہت سا پڑھنا
شاید کہ میرے لاشے پہ قاصد آجائے
تلقین کے بدلے خطِ صغراؑ پڑھنا

کیا مرتبہ سلطانِ حجازی کا ہے
کیا عز و شرف امامِ غازی کا ہے
سجدے کا نشاں دیکھ کے سب کہتے تھے
نیزے پہ یہ سر کسی نمازی کا ہے

کبھی فلک سے کبھی عرش سے سلام آیا
کبھی شہادتِ عظمیٰ کا بھی پیام آیا
خدا تو کام ہی آتا ہے سارے بندوں کے
حسینؑ بندہ وہ ہے جو خدا کے کام آیا

احمدؐ کی محبت میں مزہ ملتا ہے
اور روزِ جزا اُسکا صلہ ملتا ہے
کیا نام محمد ﷺ ہے پڑھو صلِ علیٰ
اس نام کے لینے سے خدا ملتا ہے

ڈٹے تھے ظلم و ستم کے مقابلے میں حسینؑ
علی کی مثل تھے حق کے معاملے میں حسینؑ
بلند تھے سرِ محفل نبیؐ کے ہاتھوں پر
غدیرِ خم میں علیؑ اور مباہلے میں حسینؑ

دریا سے سکینہؑ کا جو حق نکلا
سقائی کا ارمان نہ اصلا نکلا
پانی میں ملا بہہ کر لہو تو کہا
دریا بھی میرے خون کا پیاسا نکلا

جمالِ عشق و محبت کا آئینہ عباسؑ
کمالِ عزم و عمل پیکرِ وفا عباسؑ
لبِ فرات وہ جوہر دکھا دیے تو نے
علیؑ کی روح پکاری کہ مرحبا عباسؑ

کہاں سے لاؤں زباں مدحِ فاطمہؑ کیلئے
خدا پہ چھوڑ دو اس بات کو خدا کیلئے
یہ بات کافی ہے بس مدحِ فاطمہؑ کیلئے
حسینؑ دیدیا اسلام کی بقا کیلئے

ذکرِ رسولؐ فرض ہے نامِ خدا کے بعد
پڑھئے درود تذکرۂ مصطفیٰؐ کے بعد
سبطِ نبیؐ کی طرح توقیر کیجئے
نامِ حسینؑ لیجئے صلِ علیٰ کے بعد

حق نے اپنے نور سے پہلے بنائے پنجتن
پھر زمیں پر صورت قرآن آئے پنجتن
جسطرح تطہیر میں یکجا ہوئے ہیں پانچ تن
اس طرح ذاتِ محمد ﷺ میں سمائے پنجتن

اعزازِ مصطفیٰؐ میں شریعت کھڑی رہی
دروازہ بتولؑ پہ رحمت کھڑی رہی
دوشِ نبیؐ پہ سجدے میں آکر چڑھے حسینؑ
بیٹھے رہے حسینؑ عبادت کھڑی رہی

حیدرؑ کی عطا پہ هل اتیٰ شاہد ہے
شمشیر زنی پہ لافتیٰ شاہد ہے
کعبے کی ولادت کے محمدؐ ہیں گواہ
مسجد کی شہادت کا خدا شاہد ہے

فاطمہؑ کا مہ لقا بزمِ شہادت کا چراغ
ہوگیا رخصت جلا کر بن میں وحدت کا چراغ
رہ گئی تنہا اندھیرے بن میں جب لاشِ حسینؑ
خود بخود گل ہوگیا زہراؑ کی تربت کا چراغ

میں ولا سے عبادت کا بھرم رکھتا ہوں
دردِ دل سوزِ جگر دیدۂ نم رکھتا ہوں
قوتِ دل کیلئے ذکرِ خدا سے پہلے
یاعلیؑ کہہ کے مصلے پہ قدم رکھتا ہوں

تیغِ حیدرؑ سے بچا کب کوئی خودسر باقی
اب باقی نہ کہیں مرحب و عنتر باقی
آمدِ بنتِ اسدؑ کی ہے نشانی موجود
آج تک کہتی ہے دیوار کہ ہے در باقی

عابدؑ سا جگر دار نہ دیکھا نہ سنا
اور قافلہ سالار نہ دیکھا نہ سنا
اسلام کو جو صحیفۂ کامل بخشے
ایسا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا

اوج پہ نام حسینؑ ابن علیؑ بڑھتا گیا
حد ہے ہر شے کی مگر یہ حد سے بھی بڑھتا گیا
ماہِ نو گھٹ کر بڑھا بڑھ کر گھٹا پھر بڑھ گیا
چاند زہراؑ کا بڑھا ایسا کہ پھر بڑھتا گیا

ذی الحج میں غم و درد کی طغیانی ہے
عشرے کی طرح اس میں بھی ویرانی ہے
رو لو کہ محرم بھی قریب آیا
مسلمؑ کی نویں کو ہوئی قربانی ہے

رہ گئی دشت میں تنہا تو وطن یاد آیا
پانی دیکھا تو ہر اک تشنہ دہن یاد آیا
لیکے ہر چیز مدینے سے چلی تھی زینبؑ
لاش پر بھائی کے پہنچی تو کفن یاد آیا

دنیا مجھے ایسا کوئی معمار بتادے
بہتے ہوئے پانی پہ جو دیوار بنادے
اصغرؑ جو چلے رن کو تو زینبؑ نے دعا دی
اللہ تجھے حیدرِ کرارؑ بنادے

اکبرؑ نے جو گھر موت کا آباد کیا
صغراؑ کو دمِ نزع بہت یاد کیا
ہچکی جو اجل کی آئی تو اکبرؑ نے کہا
شاید میری صغراؑ نے مجھے یاد کیا

دردوالم کا مرکز احساس بن گئی
بے آس قافلے کیلئے آس بن گئی
دن ڈھل گیا تو شامِ غریباں کے ساتھ ہی
بنتِ علیؑ کی حضرت عباسؑ بن گئی

وہ نور جس کو شہِ مشرقین کہتے ہیں
اسی کو نورِ خدا نورِ عین کہتے ہیں
بکھر گیا تو یہی نور کائنات بنا
سمٹ گیا تو اسی کو حسینؑ کہتے ہیں

خدا کا حکم ہے کعبے میں در بنا جو چکے
فرشتہ دیکھ لے مہمان کا قدم نہ رکے
بلند ہو قدِ آدم سے اتنا دروازہ
بتوں کے سامنے بنتِ اسد کا سر نہ جھکے

ممتاز علیؑ کو ہر بشر سے پایا
مقام خدائے بہرہ ور سے پایا
پہلے ملے علیؑ خدا کے گھر سے
پھر خدا کو علیؑ کے گھر سے پایا

بن ٹھن کے ہزار بار آئی دنیا
پر چشم علی میں نہ سمائی دنیا
جتنا کہ اٹھایا در خیبر کو بلند
نظروں سے اسی قدر گرائی دنیا

چمکتا ہے کہاں افلاک پہ مہر مبیں ایسا
کہاں ہوگا ولایت کی انگوٹھی میں نگیں ایسا
خدا محفوظ رکھے چشم بد سے حسنِ حیدرؑ کو
بڑی مشکل سے پایا ہے نبیؐ نے جانشیں ایسا

کیا خوب علیؑ کی زندگانی گزری
ہر ساعت عبادت میں سہانی گزری
سجادۂ طاعت پہ رہے پیری میں
میدانِ شجاعت میں جوانی گزری

خوشی سے سر کو کٹائے کوئی تو ہم جانیں
خود اپنے گھر کو لٹائے کوئی تو ہم جانیں
بشر جہان میں خدا بھی بنا نبی بھی بنا
حسینؑ بن کے دکھائے کوئی تو ہم جانیں

ہم کیا بتائیں آپکو کیسے حسینؑ ہیں
خالق کو ان پہ ناز ہے ایسے حسینؑ ہیں
حق کی رضا میں دین پہ گھر کو کیا نثار
دنیا میں ایسا کون ہے جیسے حسینؑ ہیں

شانِ مظلومی و غربت کے دکھانے والے
کام بگڑے ہوئے خلقت کے بنانے والے
صفحۂ دہر میں اجتک ہے تیرا نام حسینؑ
مٹ گئے خود تیری ہستی کے مٹانے والے

فرازِ دار سے میثمؑ بیاں دیتے ہیں
رہیگا ذکرِ علیؑ ہم زباں دیتے ہیں
مٔذن بناؤ مجھے کہ دار پہ میثم
نمازِ عشقِ علیؑ کی اذاں دیتے ہیں

جسکی عینِ حرمِ حق میں ولادت ہوجائے
کیوں نہ وہ قبلۂ اربابِ ارادت ہوجائے
اُسکی خود اپنی عبادت کی ادا کیا ہوگی
جسکے چہرے پہ نظر کرنا عبادت ہوجائے

کھچتی پہ فلک کا ماہ پارہ اترا
لیکر درِ حیدرؑ کا سہارا اترا
اللہ رے زہراؑ کی عبادت کا شرف
تسبیح بنانے کو ستارہ اترا

اصحاب نے پوچھا جو علیؑ کو دیکھا
معراج میں حضرت نے کسی کو دیکھا
کہنے لگے مسکرا کے محبوبِ خدا
واللہ جہاں دیکھا علیؑ کو دیکھا

ہر ایک وصف جو کہ رسولِ خدا میں ہے
وہ وصف بالیقین حسنِ مجتبیٰؑ میں ہے
غصے پہ ہے خدا کو بھی قابو انہیں بھی ہے
جو بات ہے خدا میں وہی ناخدا میں ہے

حق کے اوپر کربلا میں سر کٹاتے ہیں حسینؑ
اے مسلمانو تمہیں جینا سکھاتے ہیں حسینؑ
حق و باطل کا ہوا یوں کربلا میں فیصلہ
قتل کرتا ہے یزید اور فتح پاتے ہیں حسینؑ

یہ بزمِ عزائے پسرِ زہراؑ ہے
بیٹھو با ادب یاں گزرِ زہراؑ ہے
رومال میں ہر اشک جمع کرتی ہیں
ہر چشم کے اوپر نظرِ زہراؑ ہے

مجھ سے بے زر کو اگر چاہیں تو حیدرؑ دیدیں
تاجِ سلطانی کا دیں تختِ سکندر دیدیں
اُنکے دینے کی ہے کیا حد وہ یداللہ ٹھہرے
وہ اگر چاہیں تو اللہ کا سب گھر دیدیں

اپنی رحمت کو ذرا اور بھی وسعت دیدے
پرسشِ حشر سے پہلے مجھے جنت دیدے
تجھ کو منظور نہیں گر تو خطا میری معاف
مجھ کو اشکِ غمِ شبیرؑ کی قیمت دیدے

بازوئے شہنشاہِ اُمم آتا ہے
کس شان سے سقائے حرم آتا ہے
غل ہے یہ لعینوں میں کہ ہشیار رہو
عباسؑ علی لیکے علم آتا ہے

علیؑ و فاطمہؑ کے نورِ عین دیکھئے
مزاج دانِ مشیت ہیں حسنین دیکھئے
جو بات آئی پسر کی کہا یہ راہب نے
اگر خدا نہیں دیکھا حسینؑ دیکھئے

سوتے ہی کب تھے ساقیِ کوثر تمام رات
کرتے تھے ذکرِ خالقِ اکبر تمام رات
بیدار بختیٔ شبِ ہجرت گواہ ہے
بس ایکبار سوئے ہیں حیدرؑ تمام رات

رشتہ غمِ سرور سے لگا رکھا ہے
جز پنجتن پاک کیا رکھا ہے
ہم مرگئے ہوتے غمِ سرور کی قسم
اس مرثیہ خوانی نے جلا رکھا ہے

یوں پانی وہ فاطمہؑ کا جانی مانگے
یعنی علی اصغرؑ کی زبانی مانگے
یوں شمر کہے یہ حرملہ سے مار وہ تیر
جس تیر کا مارا نہ کبھی پانی مانگے

بندہ کوئی اسرارِ خدا کیا جانے
طاعت واجب ہے دل سے اتنا جانے
اللہ و محمدؐ و علیؑ ہیں مولا
مولاء، مولا کا فرق مولا جانے

کیا پیاس تھی جس سے سارا لشکر تڑپا
کیا زخمِ سناں تھا جس سے اکبرؑ تڑپا
مچھلی بھی نہ تڑپے کبھی یوں خشکی میں
جس طرح سے تیر کھا کے اصغرؑ تڑپا

خورشید سرِ شام کہاں جاتا ہے
روشن ہے دیپ پر یہ جہاں جاتا ہے
مغرب ہی کی جانب ہے مزارِ حیدرؑ
یہ شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے

جلوہ رخِ تاباں کا دکھا دو مجھکو
چین آئے کس طرح یہ بتا دو مجھ کو
پردہ شبِ معراج بھی کہتا تھا
گر غیر نہیں ہے تو اٹھا دو مجھکو

ہری ہے شاخِ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے ابھی بجھی تو نہیں
وہ تیغِ ظلم سے گردن شہیدِ اعظم کی
کٹی ہے برسرِ میداں مگر جھکی تو نہیں

وہ نورِ حق رخِ مولا سے آشکارا ہے
کہ جس کے سامنے خورشید بھی ستارا ہے
قمر میں داغ ہے تشبیہ اُس سے دوں کیونکر
یہ نور وہ ہے کہ قرآں بھی جسکا پارا ہے

ولائے آلِ پیمبرؐ سے جن کو کام نہیں
وہ جی رہے ہیں مگر زندگی کا نام نہیں
زمانہ دیکھ لے تسبیحِ عصمتِ زہراؑ
بھلا وہ کونسا دانہ ہے جو امام نہیں

گر معرفتِ حیدرِ ثانی ہوجائے
کچھ اور ہی اندازِ جوانی ہوجائے
عباسؑ علیؑ کہہ کے اٹھائے جو قدم
ہو آگ کا دریا بھی تو پانی ہوجائے

حسینؑ ابنِ علیؑ عباسؑ ابنِ حیدرؑ صفدر
سپر امام کی وقتِ امتحاں یہ بھی ہیں اور وہ بھی
مگر ام البنین کو حضرتِ زہراؑ سے کیا نسبت
یہ ہے عباسؑ کی قسمت کہ ماں یہ بھی ہیں اور وہ بھی

ہم تو حق بات کہیں گے کہ زباں رکھتے ہیں
بت شکن کفر شکن عزمِ جواں رکھتے ہیں
دوشِ احمدؐ سے بہت مہرِ نبوت ہے قریب
دیکھنا یہ ہے علیؑ پاؤں کہاں رکھتے ہیں

ذکرِ مظلوم جو ہر سال کیا کرتے ہیں
زخمِ دل اشکوں کی ڈوری سے سیا کرتے ہیں
کوئی مانے یا نہ مانے پہ حقیقت یہ ہے
غمِ اولادِ پیمبرؐ میں جیا کرتے ہیں

پہلے یہ مان لے کہ ہیں مشکل کشا علیؑ
پھر دیکھ تیرے واسطے کرتے ہیں کیا علیؑ
ٹل جاتی ہیں ہماری تو ساری مصیبتیں
ہم جب کبھی خلوص سے کہتے ہیں یا علیؑ

وہ جو آل سے رکھے تو بوذری ہوجائے
نجف کو جائے جو زائر تو قنبری ہوجائے
پھرے جو گرد نجبِ خانہ ولیء خدا
تو پھر یقیں ہے کہ حاجی بھی حیدری ہوجائے

جو روضے میں باریاب ہوجاتا ہے
وہ اوج میں لاجواب ہو جاتا ہے
جلتا ہے جو شب کو قبرِ حیدرؑ پہ چراغ
وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہے

جسے حق حیدرِ کرار کردے
وصیء احمدِ مختار کردے
وہ کیا چاہے خلافت اور حکومت
خدا بننے سے جو انکار کردے

شمر نے قد سے کہا کوئی یاور ساتھ ہے
عاشقِ حق نے کہا روحِ پیمبرؐ ساتھ ہے
جو تجھے کرنا ہو کر لے سجدے میں جاتا ہوں میں
گو نہیں اکبر مگر اللہ و اکبر ساتھ ہے

میری زباں پہ جسدم علیؑ کا نام آیا
محمدؐ عربی کا مجھے سلام آیا
علیؑ کا نام ہی اعظم وہ اسم اعظم ہے
کہ جس نے انکو پکارا اُسی کے کام آیا

امتحانِ عاشقی میں کیف پاتے ہیں حسینؑ
انتہائی مشکلوں میں مسکراتے ہیں حسینؑ
لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار
پڑھتے جاتے ہیں فرشتے بڑھتے جاتے ہیں حسینؑ

چہلم ہے آج سرورِ عالی مقام کا
عریاں ہے سر رسول علیہ السلام کا
فضہ پکاری بیبیوں آکر شریک ہو
سجادؑ دفن کرتے ہیں لاشہ امام کا

خوشا وہ باپ وہ میر سپاہ بدر و حنین
خوشا وہ جانِ شہادت وہ سید کونین
علیؑ علیؑ کا وظیفہ نوید فتح و ظفر
ہجوم رنج و بلا ہو تو پھر حسینؑ حسینؑ

روئے یہ غم بادشہ عالی ہے
اور موت کسی نے بھی نہیں ٹالی ہے
اللہ کرے غریق رحمت انکو
اس بزم میں جن جن کی جگہ خالی ہے

آگاہ ہو اللہ سے ڈرنے والے
محتاج ہیں زندوں کے مرنے والے
اک سورہ الحمد و قل حق زہراؑ
اے گورِ غریباں سے گزرنے والے

وہ تخت کہاں ہیں اور کہاں تاج ہیں وہ
جو اوج پہ تھے زیرِ زمیں آج ہیں وہ
قرآن کو لکھ لکھ کے وقت جو کرتے تھے
اک سورہ الحمد کے محتاج ہیں وہ

جب ہواؤں میں نمی محسوس کی عباسؑ نے
احتیاطاً سانس اپنی روک لی عباسؑ نے
موجِ کوثر سر اٹھا کر دیکھتی ہی رہ گئی
اتنی اونچائی پہ رکھ دی تشنگی عباسؑ نے

میری نجات کو شہِ مشرقین ملے
جناب فاطمہ زہراؑ کے نورِ عین ملے
یہی دعا ہے کہ محشر کے سخت لمحوں میں
تجھے یزید ملے اور مجھے حسینؑ ملے

اے بنتِ نبیؐ جزوِ رسالت ہے تو
تقویتِ ارکانِ ہدایت ہے تو
میدانِ مباہلہ میں یہ راز کھلا
مابینِ نبوت و امامت ہے تو

عباسؑ نے وہ کام کیا ہے حیات میں
عنوان بن گیا ہے وفا کی کتاب میں
دنیا سمجھ رہی تھی کہ بھرتا ہے مشک کو
بیعت ڈبو رہا تھا وہ سقہ فرات میں

ممتاز علیؑ کو ہر بشر سے پایا
مقام خدائے بہر بر سے پایا
پہلے ملے علیؑ خدا کے گھر سے
پھر خدا کو علیؑ کے گھر سے پایا

لاشے پہ جب حسینؑ کے آئی زینبؑ
آفت کے سخن لب پہ یہ لائی زینبؑ
بھائی نہ ملے گا مجھے تجھ سا بھائی
ڈھونڈے گی اگر ساری خدائی زینبؑ

کیا حرؑ نے شرف علیؑ کے گھر سے پایا
مقامِ شاہ بحر و بر سے پایا
تھی آرزوئے بہشت و آبِ کوثر
یہ باپ سے پایا وہ پسر سے پایا

سوز

دشمن کو بھی نہ بھائی کا ماتم خدا دکھائے
پوچھو اسی کے دل سے کہ جس کی لوٹ جائے
فرماتے تھے پسر سے یہ رو رو کر کہ ہائے ہائے
اکبر بتاؤ بھائی کو بھائی کہاں سے لائے
عباس کیا جدا ہوئے گھر میرا لٹ گیا
بچپن کا ساتھ ہائے غضب آج چھٹ گیا

حسینؑ گھوڑے پہ جس دم ڈگمگانے لگا
مہار ہاتھوں سے چھوٹی کہ غش جو آنے لگا
مگر وہ گھوڑے کو آہستہ یوں سنانے لگا
اے رہوار میرے بس تو اب ٹھکانے لگا
بدن تمام میرا برچھیوں سے گھائل ہے
رکاب پاؤں سے چھوٹی سنبھلنا مشکل ہے

شہؑ نے عباسؑ نے جب پیاس کی شدت دیکھی
اور کملائی ہوئی آپ کی صورت دیکھی
سب عزیزوں کی رفیقوں کی شہادت دیکھی
رو کے فرمایا بڑی ہم نے مصیبت دیکھی
پانی ہم لائینگے دریا کی اجازت دیجئے
سوکھے ہونٹوں کا تصدق ہمیں رخصت دیجئے
بھائی صاحب نہیں واللہ مجھے مرنے کا ڈر
تم سلامت رہو رونے کو میرے لاشے پر
اور پڑھ دینا جنازے کی نماز اے سرور
آبرو بندے کی بڑھ جائیگی قیصر داور
جامہء آخری مولا مجھے پہنا دینا
خود کھڑے ہوکے لحد میں مجھے دفنا دینا

سر غیر کے آگے نہ جھکانے والا
نیزے پہ بھی قرآن سنانے والا
اسلام سے کیا پوچھتے ہو کون حسینؑ
اسلام کو اسلام بنانے والا

شب تیرگیء ذوق پایا تو نے
احساس کا معجزہ دکھایا تو نے
سوئی ہوئی دنیا کو جگا کر مولا
جاگے ہوئے فتنے کو سلایا تو نے

تو نے اے حسینؑ خاک کا رتبہ بڑھا دیا
صحرائے نینوا کا مقدر جگا دیا
اپنے لہو سے دشت میں روشن کیے چراغ
فرشِ زمیں کو عرشِ معلیٰ بنا دیا

حاصل علیؑ کے گھر کو عجب امتیاز ہے
سجدہ جہاں جہاں ہے ضربت نماز ہے
اک ضرب ہے عبادتِ ثقلین پہ بلند
اک سجدہء وفا پہ شہادت کو ناز ہے

جہاں میں صبر و تحمل کے آسماں ہیں حسینؑ
مٹا سکا نہ جسے ظلم وہ نشاں ہیں حسینؑ
یزید تیری خودی نے تجھے فریب دیا
تیرا خیال غلط تھا کہ ناتواں ہیں حسینؑ

حرؑ کو شبیرؑ نے جب رن کی اجازت دیدی
نار کو نور کیا اور شہادت دیدی
کیا سخاوت ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کی واللہ
جامِ کوثر کا دیا رہنے کو جنت دیدی

دریا پہ جو عباسؑ علمدارؑ گئے
ظاہر میں وہ پانی کے طلبگار گئے
تھا بیچ میں دریائے شجاعت حائل
وہ ہاتھ میں اس پار سے اُس پار گئے

تکمیلِ عبادت کے لئے آیا ہوں
محشر میں شفاعت کے لئے آیا ہوں
چہرے سے ہٹا دیجئے نسبت کی نقاب
مولا میں زیارت کے لئے آیا ہوں

اکبرؑ و عونؑ و محمدؑ جو ابنِ شبیرؑ نے
عکسِ خدا ہم شبیہِ رسولِ قدیر نے
زندہ کیا جو پیاسے پہ فوجِ شریر نے
پوچھے کو آ کے تھا جنابِ امیرؑ نے
مرکب کے تن سے عزمِ جناں روح نے کیا
زہراؑ کا قلب مرکبِ مجروح نے لیا

جس وقت شہِ دیں سے جدا ہوگئے عباسؑ
اور شاہِ شہیداں پہ فدا ہوگئے عباسؑ
بھائی کے لئے ملکِ بقا ہوگئے عباسؑ
شہ کہتے تھے کیا ہم سے جدا ہوگئے عباسؑ
لشکر کی میرے مٹ گئی رعنائی کی صورت
اب کیا نظر آوے گی تیرے بھائی کی صورت

[illegible] صاحبِ توقیر ہیں زہراؑ
خاتونِ جناں مالکِ تطہیر ہیں زہراؑ
ام الحسنؑ و مادرِ شبیرؑ ہیں زہراؑ
سرتاپا قدم نور کی تصویر ہیں زہراؑ
شوہر کو جو پوچھو تو شہنشاہِ عرب ہے
بیٹی ہیں نبیؐ کی یہ حسب ہے وہ نسب ہے

آئین کس قدر ہے مظلوم حسینؑ کا
ہر درد کا علاج ہے یہ غم حسینؑ کا
درسِ رضا و صبر ہے ماتم حسینؑ کا
پیغامِ زندگی ہے محرم حسینؑ کا
دور قریب ہے [illegible] عام ہو
بیٹا جو چاہتے ہو تو بیکس کا نام ہو

شبیرؑ نے حبیبِ مظاہرؑ سے یوں کہا
لڑنے کو تو نہ جا کہ ضعیف ہے اب تیرا
اس نے کہا کہ اے پسرِ شاہِ لافتیٰ
تم پہ نثار جان ہے ہو جاؤں میں فدا
ہر چند پیر و خستہ تن و ناتواں شدم
ہر گہ نظر بروئے تو کردم جواں شدم

[illegible]
کعبہ زہراؑ کا لٹا ہائے مدینہ اجڑا
گود بانو کی تو ہے شہ کا جھولا اجڑا
آگ خیموں میں لگی خانۂ کعبہ اجڑا
کل بھرا گھر تھا مگر آج یہ ویرانی ہے
صرف صغراؑ کی در و شہ پہ نگہبانی ہے

[illegible]
بھائی بہن میں ہونے لگی غم کی داستاں
اکبرؑ سے شکل بھر کے یہ بولے شہِ زماں
وقتِ نمازِ صبح ہے اے میرے نوجواں
ارماں بہن کا دیکھ کے دل سے نکال دے
آج حزیں اداس میرے یوسف جمال دے
ارشاد سن کے باپ کا وہ یوسفِ زماں
تحت الحنک کو کھول کے دینے لگا اذاں
بالکل تھا لحنِ حضرتِ داؤدؑ کا سماں
زینبؑ دعا یہ دیتی تھیں سب سے دو جہاں
دولہا بنے پہ عمر بڑی نورِ عین کی
اٹھارہ سال کی ہے کمائی حسینؑ کی

ایماں کی حد ہے محبت حسینؑ کی
مثلِ نماز فرض ہے اطاعت حسینؑ کی
بہتر از حج ہے ایک زیارت حسینؑ کی
لازم ہے کائنات میں جنت حسینؑ کی
ایمان کی جان ہے یہ ایماں کی جان ہے
قرآں فقط [illegible] ہے یہ زباں ہے

جب مدینے سے روانہ ہوئے سلطانِ زمن
فاطمہ صغراؑ و فرقت سے ہے چہرہ غمگین
کہا صغراؑ نے سکینہؑ سے بصد رنج و محن
کام یہ بہنا تجھے سونپتی ہے تیری بہن
چھوٹے بھائی کو میری یاد دلاتی رہنا
اک بہن اور ہے اصغرؑ کو بتاتی رہنا

پہنچے جب لاشۂ اکبرؑ پہ شہِ جن و بشر
دیکھے سے رخ کے عالم میں جواں نورِ نظر
بیٹھ گئے پہلو میں فرمانے لگے یہ [illegible]
[illegible] تو بتاؤ اکبرؑ
بولے حسرت ہے جو [illegible]
دیکھ لوں مرنے سے پہلے میں بہن صغراؑ کو
[illegible] مدینے پہ شہِ دیں سے کہا
دو انگلیوں کے میرے درمیاں دیکھو [illegible]
گھر کے دروازے پہ اس آس میں تک صغراؑ
منتظر بیٹھی ہے کب آتے مجھے لینے بھیا
دیکھا اکبرؑ نے تو بابا سے تڑپ کر یہ کہا
گھر کے دروازے پہ بیٹھی ہوئی ہے صغراؑ

مدت کے بعد آئے مدینے میں سوگوار
کچھ یاد کیا جو بچھڑے آئے بیقرار
اکبرؑ ہیں ساتھ اور نہ عباسؑ علمدار
عابدؑ برہنہ پا ہیں تو زینبؑ ہیں دلفگار
قبر نبیؐ پہ زینبؑ مضطر سے تھے یہ بین
نانا دہائی ہے ہم سے جدا ہو گئے حسینؑ

[illegible] شاہ کے لشکر میں تھا یہاں کا
عجیب حال ہوا فاطمہؑ کے جانی کا
کبھی خیال تھا اکبرؑ کی نوجوانی کا
کبھی [illegible] تھا اصغرؑ کی بے زبانی کا
کبھی یہ کہتے تھے بے قرار ہوتے تھے
کبھی سکینہؑ کا منہ دیکھ کے روتے تھے

لفظوں کا [illegible] حسینؑ ابن علیؑ ہے
یہ دل کی کتاب حرف سے سانچے میں ڈھلی ہے
مجلس ہے وہ آغوش ولا جس میں پلی ہے
یہ رسم [illegible] زینبؑ سے چلی ہے
[illegible] کیا بھائی کی شہادت کو بہن نے
تیغوں کا فسانہ کہا بازو کی رسن نے

تطہیر فاطمہؑ کی طبیعت کا نام ہے
اسلام شاہزادی کی سیرت کا نام ہے
تسبیح تو حب حق کی علامت کا نام ہے
رہبرا کتاب حق کی آیت کا نام ہے
غم میں پکار ہے فاتح بدر و حنین کی
معبود صبر یہ ہے کہ ماں ہے حسینؑ کی

[illegible] بچے مر گئے ہم
پکارے شاہ یہ کیا ہم سے کر گئے ہم
ضعیف باپ سے چھٹ کر کدھر گئے ہم
ہمیں بھی پاس بلا لو جدھر گئے ہم
[illegible]
ضعیف باپ کی تنہائی پہ نگاہ [illegible]

قافلہ آل محمدؐ کا سوئے شام چلا
لیکے ہاتھ خون سے لکھے ہوئے پیغام چلا
[illegible]
ہاتھ بندھوا کے پئے نصرت اسلام چلا
[illegible]
کربلا فتح ہوئی شام کو [illegible]

سجاد [illegible]
[illegible] بیبیوں سے دھڑکے لگے جتنے
[illegible]
میں یا کبھی جو داغ اٹھائے [illegible]
کیا جانیے کیا کیا ستم بپا کریگا
[illegible]

[illegible] حسینؑ [illegible]
لٹاتے ہیں کلیجے سے دلبر کی لاش کو
بھیا سنبھالو شکل پیمبرؐ کی لاش کو
[illegible] جعفر کی لاش کو
امداد کا یہ وقت ہے مجھ ناتواں کی
اٹھتی نہیں ضعیف سے میت جوان کی

[illegible]
[illegible] لشکر ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible] قاسم مضطر ہوا [illegible]
[illegible] حسرت تھی دلہن میں
[illegible] قاسم ہوئے رن میں

[illegible] کی سجدہ گاہ [illegible]
ڈوبی ہوئی لہو میں قبائے [illegible]
کون و مکاں میں رعب شہادت سے تھرتھری
ایسی سکندری تھی کسی کی نہ قیصری
اس دن سے آج تک یہ حکومت کا زور ہے
ہر سمت یا حسینؑ کا دنیا میں شور ہے

عالم میں جو تھے [illegible] وہ کہاں ہیں
جو نور خدا سے ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں
ہم سب سے جو تھے افضل و اعلیٰ وہ کہاں ہیں
[illegible] ہوئی جن کے لئے دنیا وہ کہاں ہیں
[illegible] موت کی تکلیف سے ہے کا
جب احمدؐ مرسل نہ رہے کون رہیگا
ہے کل کی ابھی بات کہ آباد تھا یہ گھر
جس گھر پہ [illegible] آتے تھے [illegible]
وہ [illegible] وہ دربار [illegible]
وہ فاطمہؑ کا جاہ و حشم شوکت حیدرؑ
[illegible]
یا آج وہی گھر ہے کہ خاک اڑتی ہے جس میں

اک روز کے رستے میں جو شیریں کا دو گھر
خوب اس نے یہ دیکھا کہ حسین آئے ہیں بے سر
اور خون میں ڈوبے ہیں کھڑے صحن میں سید اکبر
کہتے ہیں کہ قتل آؤ گا گھر تیرے مقدر
وعدہ تیرا ... ہے مجھے رب و دلبر ...
آئے بھی ہیں ہم پیاسے ہی جا بیٹھے بھی پیاسے
اک بات میں کہتا ہوں سو تم دل سے بھلانا
بچے میرے پیاسے ہیں انہیں پانی پلانا
سجاد سے کہنا کہ وہ تم غصے میں نا ...
داود کی طرح صبر سے گردن کو بندھانا
اعدا جو کریں ظلم تو گھبرا نہ جانا
بہنا میں جدھر ساتھ چلے جائیو ...

شہر سے شام سے شہر میں ... آئے
اور توار خبر لی کہ بہت پاس آ گئے
یہ غم شاہِ شہیداں سے بعد یاس آئے
یوں تقدیر کہ یہ جنگ انہیں راس آئے
آگے گھوڑے کا شجاعت نے قدم چوم لیا
فتح نے کوشش ، وہاں علم چوم لیا

واہ کس شان سے مقابلے حرم ... تا ہے
معرکے میں کوئی اس طرح سے کم آتا ہے
کیا اڑاتا ہو دامن علم آتا ہے
کیا دکھاتا ہو قیامت و حشم آتا ہے
حسن ایسا ہے کہ ایک روح جو دیتی ہے
رعب ایسا ہے کہ ہر جان نکل جاتی ہے

لگ ... تھپیڑ ... گا ...
لگا ... ماں کا طمانچہ منہ کو آئے
آنکھیں چھپکے ہے وہ عابد کے سرہانے
ٹکیں بیمار کا شامہ ہلائے
کہا مت اٹھو گھر سے رو ... ہے
علی کبرؑ بھی مرنے کو چلا ہے

میداں ... لاش ... جو ... حسن کی
خیمے میں جدائی گئی ... کی ...
جب ہو گئی نہ مدد ... کفن و دفن کی
مر جیت کے ماں بولی یہ اس غنچہ دہن کی
عباس علی خیمے میں شرما کے ... آئے
پرسے کیلئے فاطمہ کبری کے ... آئے

کہتی تھی ماں ... اصغر جانی ... گھر میں آؤ گے
بابا ... سے پی ... پانی کب تم گھر میں آؤ گے
اپنی دکھاؤ شکل جانی کب تم گھر میں آؤ گے
جو میرے یوسف ثانی کب تم گھر میں آؤ گے
سوگ میں تیرے ... ہم نے پہنی کفنی کالی ہے
... پہ جھولنے والے آجا جھولا تیرا خالی ہے

یاد ... ہے ... توقیر ... میں آئیں
یاد ... یا روزے کی صورت ہی بنائیں
زینب تو عزاداروں کو دیتی ہیں دعائیں
اور فاطمہ ان لوگوں کی لیتی ہیں بلائیں
کرتا ہے جو ... دل ... یاد و بکا سے
خود پوچھتے ہیں اس کو علی اپنی عبا سے

برچھی کی انی جب لگی اکبر کے جگر میں
اور مرنیا دم توڑ کے آغوش پدر میں
... نے کہا کس طور تجھے لے چلوں گھر میں
بازو میں نہ طاقت ہے نہ قوت ہے بدن میں
... جانا تیری لاش کا دشوار ہے ...
مرو اپنا بھی ... پر یہ مجھے بار ہے جینا

شہ مظلوم ... عباس ... جسم ... پایا
سر پہ قدرت میں ... کیا جعفر کا سر پایا
فلک بھی اپنے پیش ... غازی نے ... پایا
مسافر ... نشان ... منزل عدم پایا
... ہر کی ... ابھی سے ... ہے
اس سائے تلے ... کو راہ جاتی ہے

حسین جنگ ... بعد دوپہر رن کو
... کہ جو تھے رکاب ... کو
... جہاز ... حب کے دامن کو
حسین جھکے کھڑے تھے جھکائے گردن کو
نہ آسرا تھا کوئی شاہ کربلا ...
فقط ... سے ... تھا سوار بھائی کو

خیمے ... پہ ... نصب ...
گھیر شبیر و فوج ستم ... سے
... تڑپنے ... اعدا ...
فوج اعدا سے لگے شبیر یہ فرمانے
یہ بھی دو چار دن ... گر جا بیٹھے
جو رضا حق کی ہے تو پیاسے ہی مر جا بیٹھے

تیغ فاطمہ جو ... ن ہاشم ہے   شام ہے مقتل میں ... ہے حسن گھڑی [illegible]
جاسوس نے خبر یہ کی ... کے سامنے   ساتھ لنگے بیکسوں کا مجھے سر تھا قافلہ
کی سیر گھاٹ گھاٹ کی اسدوم عالم نے   دیکھ کر جانب نبی ہے قبر شاہ انبیا
سب رواں بھی بند کیا فوج شام نے   اور ہے جانب ہے قبر ... شبیہ مصطفیٰ
فوج عدو و شمر سے دوری نصیب ہے   زینب و کلثوم کہتی ہیں بصد آہ و بکا
فتح یوسف یا مصطفیٰ ... قریب ہے   بھائی ہے کسی پہ تیری ہوئے نہیں ندا

... تین دن کی پیاس میں ... ہوئے شہید   زینب بتاؤ ... کے ... تھا
عباس اور قاسم مضطر ہوئے شہید   اسلام کے چمن کی بقا و بہار ہیں
حلقوم چھد گیا علی اصغر ہوئے شہید   دونوں جہاں میں انکے شرف آشکار ہیں
رب و جلد میں ... ہوئے شہید   یہ شامل عبادت پروردگار ہیں
لاش حسین گھوڑوں سے پامال ہوگئی   وقت نزع یہ حال ... تشنہ کام تھا
منظر بہن نے دیکھا تو بے حال ہوگئی   سجدے میں ... ہاں پہ زینب کا نام تھا

بعد عباس کے اکبر کی جو باری آئی   [illegible]
خیمے کے در پہ تھا لیے سواری آئی   حر کو وہ چھوڑ دی ... رب غفار ...
فاطمہ خلد سے کرتی ہوئی زاری آئی   نالہ ہے کہا مانگو دعا میری ...
شہ نے ... کر سب ... موت ... آئی   بابا بھی نہیں ... لے یہ مرضی ہے ...
دیکھیں قسمت ہمیں یہ بھی دکھلاتی ہے   سب سانس کی ... میں صدا بھی نہیں آتی
[illegible] ... بھی ... ہے   بابا بھی نہیں آئے قضا بھی نہیں آتی

خلق میں جو کوئی شبیہ کا زوار ہو   دل میں ... بے ... بیکس ... آئی
پاک عصیاں سے ہوا اور نیک و کار ہو   شاہ اکبر پہ یہ کرتی ہوئی زاری آئی
وہ ... احمد مختار کا ... ہو   اٹھ میرے ... یہ مادر ہے تمہاری آئی
راضی اس شخص سے عباس علمدار ہو   دیکھو کس شان سے ماں تمہاری آئی
کربلا کو جو گیا شہ کے قدم کے نیچے   نہ تو ہودج ہے نہ محمل نہ عماری ماں
اس کو بخشیں گے عباس علم کے نیچے   سر کھلے ہوئے میں ہے ماں یہ تمہاری بیٹا
    تم تو کہتے تھے مدینے کی طرف جاؤں گا
... شاہ کی جدائی مدینے میں   فاطمہ صغرا کہن ... کو لے آؤں گا
صغرا پکاری خاک میرے ایسے جینے میں   وعدہ جو مجھ سے کیا ہے وہ ...
جب ... نہ لگے ... سینے میں   تم نہ رو ... صغرا سے مل ...
بچے یتیم ہوگئی میں اس مہینے میں   خوب صغرا کو ... میرے جانی مجھ سے
فرقت کا داغ ... پہ بھی میرے دھر گئے   خود جدا ہوگئے ہے یوسف ثانی مجھ سے
صغرا کے جو تھے چاہنے والے وہ مر گئے

تو ... کا ... عاشق   ... میں لشکر ... خیمہ ... ہوا
جبرئیل تیرے در کا ملازم ہے یا علی   روشن تجلیات ... ہوا
میکائیل ملک تیرا خادم ہے یا علی   ... ہر ... صف شکن ہوا
سجدہ تیری جناب میں لازم ہے یا علی   ... رسول ... انجمن ہوا
تو وہ بشر ہے جس سے کوئی آشنا نہیں   جلوہ تھا یوں ... جانب ... کا
سب قدرتیں خدا کی ہیں لیکن خدا نہیں   ... میں ... نور جناب رسول کا

سلام

[illegible]

تصور میں [illegible] رہ گیا

[illegible]

مدینے میں خالی مکاں رہ گیا

[illegible]

کہاں کا مسافر کہاں رہ گیا

[illegible]

اسیروں میں ذکر [illegible] رہ گیا

[illegible]

سلام

اسطرح رہتا ہوں میں مشکلوں کے سامنے
جسطرح سائل ہو کوئی حاجت روا کے سامنے
[illegible]
میری یہ آنکھیں غم شبیر میں چھلنی ہوئی
[illegible]
سجدہ حق میں جبیں جھکتی ہے اپنے وقت پر
دل جھکا رہتا ہے ہر وقت کربلا کے سامنے
میری نظروں میں ہوئی [illegible] باطل کو شکست
[illegible]
تم علم واپس تو لائے مصطفیٰ کے سامنے
[illegible]

ہوئی جو درد جدائی میں جلا صغرا
بیاں حال سے کرتی تھی یہ بیٹا صغرا
[illegible]
جناب حق میں بھی کرتی تھی التجا صغرا
[illegible]

[illegible]

[illegible]
ہاں خبردار ہو فرزند حسین آ پہنچا

[illegible]

دیکھ ' ناگہاں ... یہ عقیدہ نے ہا
سب روا آئے ہیں ہم یہاں چچا کے سامنے
مرنا تو برحق ہے مگر کس بات کا خوف ہے
کیا عمل لے کر میں جاؤں گا خدا کے سامنے

سلام

تیری مدحت [illegible] خود خالق [illegible] ناز کرتی ہے
قسم [illegible] تجھے پیار [illegible] ناز کرتی ہے
وہ خطبے بعد مرسل پڑھے تھے آج تک [illegible]
فصاحت فخر کرتی ہے بلاغت ناز کرتی ہے
وہ فاقے ہوں [illegible] روٹیاں ہے فکر حق سب پر
یہی تو ہے وہ منزل ہے کہ قدرت ناز کرتی ہے
ملک چوکھٹ پہ سر رکھیں تری تعظیم کو جھکیں
پٹ رہے ہیں قدموں سے عدالت ناز کرتی ہے
جو تیری مدح میں [illegible] وہ [illegible] فخر تا ہے
جو تیری شان میں آئے وہ آیت ناز کرتی ہے
ترا بیٹا قیامت تک رہا ساتھ قرآں کے
تری مستی پہ احمد کی شریعت ناز کرتی ہے
[illegible] الفت [illegible] ہے [illegible] دختر عصیاں
شفاعت پہ [illegible] خالق کی رحمت ناز کرتی ہے
بچائی عزت دیں [illegible] طرح سے تیرے بیٹوں نے
کہ جن پر آج تک ایماں کی قسمت ناز کرتی ہے
وہ جوتی ایڑیاں بچی جو تیرے پاک ہاتھوں سے
پہنچ جاتی ہیں جنت تک تو جنت ناز کرتی ہے
پیغمبر [illegible] سب اپنے شرف پر فخر کرتے ہیں
ترے قدموں تک آ کے خود فضیلت ناز کرتی ہے
وہ مریم تھیں [illegible] جن کا فخر عصمت بن گئی لیکن
تری عصمت وہ ہے جو جس پہ عصمت ناز کرتی ہے

سلام

کیسا خوش خوش جا رہا ہے شافع محشر کے پاس
گو [illegible] غم [illegible] تو ہیں منظر [illegible] پاس
یاد تھی یا شب ہجرت کے متوالے کی نیند
رہ گئے دشمن بھی تلواریں لئے بستر کے پاس
سونے والے اے شب ہجرت کے سو آرام سے
[illegible] کا چہرہ ہے تیرے بستر کے پاس
جاگتی تھی ماں شب عاشور تک [illegible]
شمع کی روشنی [illegible] بیٹھی رہی بستر کے پاس
[illegible] آپ سے [illegible]
[illegible] علی اکبر کے پاس
[illegible] بھی عنبر کے پاس
[illegible] بیٹھے تھے [illegible] کے پاس

گر تمہیں دل میں ولائے ساقی کوثر [illegible]
[illegible] جا نہیں سکتا کوئی کوثر کے پاس
[illegible] ہم [illegible]
کہتے جاتے ہیں [illegible] کہتے ہوئے حیدر کے پاس
[illegible] تیر اصغر [illegible] جاتے ہیں حسین
اب تجھے کس منہ سے [illegible] تیری مادر کے پاس

سلام

[illegible] رونے گا
[illegible] کون ہمیں رونے گا
[illegible] ان میں سے [illegible]
[illegible] کون ہمیں رونے گا
یعنی جو تھے حق شناس جن سے تھی جینے کی آس
[illegible] کون ہمیں رونے گا
[illegible] پر چھری [illegible]
[illegible] کون ہمیں رونے گا
[illegible] سے کہنا [illegible]
[illegible] کون ہمیں رونے گا
[illegible] آئے اجل [illegible]
کون تو [illegible] کون ہمیں رونے گا

سلام

[illegible]
[illegible] دل کو بہلانے کہاں جاتے
اگر ہم [illegible]
[illegible] کہاں جاتے
یہ دنیا ہے یہاں ہر چیز کی ضد بھی ضروری ہے
اگر [illegible] ہوتی تو [illegible] کہاں جاتے
[illegible] بھی [illegible] مضطرب [illegible]
[illegible] کہاں جاتے
[illegible] فرشتوں [illegible]
[illegible] پھیلانے کہاں جاتے
[illegible]
[illegible] کہاں جاتے

سلام

[illegible]

گلا ہے خشک شدت پیاس کی اور سن جوانی کا
نہ دیں کیونکر علی اکبرؑ اذاں آہستہ آہستہ
علی اکبرؑ جو لی قسم دم بھر ٹھہر جاؤ
چلی آتی ہے پیچھے ماں آہستہ آہستہ
کہا کبرؑ نے بابا درد دل اٹھتا ہے رہ رہ کر
نکالیں آپ سینے سے سناں آہستہ آہستہ
[illegible] قوت برداشت کا تھا وعدہ [illegible]
دم مردن جو لی تھیں ہچکیاں آہستہ آہستہ
سمجھ کر گود ماں کی [illegible] ہے شیر [illegible] میں
زمین قبر سے [illegible] آہستہ آہستہ
[illegible] رخصت سے [illegible] مردان
[illegible] مشکل سے [illegible] انگڑائیاں آہستہ آہستہ
[illegible] کی صورت دیکھ کر جاتی ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible] بالیاں آہستہ آہستہ
علی اصغرؑ بیاں تشنگی کرتے تو کیا کرتے
[illegible] خشک ہونٹوں پہ زباں آہستہ آہستہ
کبھی اکبرؑ کے لاشے پر کبھی اصغرؑ کے لاشے پر
[illegible] رہے ہیں امتحاں آہستہ آہستہ
[illegible] اب آتے کو دیکھنے سے ہو گی نفرت
[illegible] پر آتی ہیں جھریاں آہستہ آہستہ

سلام

[illegible] سرور [illegible] ملا
[illegible] ہیں [illegible] نہیں ملا
جو کہتے ہیں کہ دنیا میں کہیں اور نہیں ملا
کہیں بیا کہ بھی آپ ہی کا گھر نہیں ملا
وہ مومن ہیں ابو طالب کہ جس سے یہ گھر جا ملا
پھر کسی سے [illegible] سلام کا گھر بھر نہیں ملا
[illegible] دشمن نہیں ملا
[illegible] ہیں [illegible] کوئی بھی حیدرؑ نہیں ملا
[illegible] سے [illegible] کے [illegible]
تجھے کیا نقش [illegible] قلب مومن پر نہیں ملا
[illegible] کے فاصلے کم ہوں یہ ہے [illegible]
قریب [illegible] سے قریب پیغمبرؐ نہیں ملا
حسینؑ اور [illegible] محشر میں نہ پہچانے یہ ناممکن
[illegible] سے [illegible] ابھی [illegible] نہیں ملا

سلام

[illegible]
حسینؑ جا چکے [illegible] کام ہے رحمت
یزید [illegible] تخت الٹ دے گی
حسینیت کا عمل [illegible] ہے رحمت
یہاں تو کوئی علیؑ بھی ہے اور حسینؑ بھی ہے
[illegible] نہیں [illegible] شام ہے رحمت
حبیب [illegible] نام ہے رحمت
حسینیت کی بقائے دوام ہے رحمت
[illegible] میں کیا ہے [illegible] تو بھی
[illegible] کے شیر کا [illegible] کلام ہے رحمت
حسینؑ [illegible] لیکن جہاد جاری ہے
جہاد [illegible] نام ہے رحمت
[illegible] حسینؑ بھی [illegible] باقی ہیں
[illegible] صدقہ تیرا اہتمام ہے رحمت

سلام

[illegible] قاتل تو [illegible]
کربلا دیکھی تو ہم سمجھے کہ ہاں اور بھی ہے
[illegible] کے جو [illegible] سے [illegible]
اس سے بہتر [illegible] میں مکاں اور بھی ہے
[illegible] ہے [illegible]
بعد کلے کہ یہ ایماں کا نشاں اور بھی ہے
[illegible] سے [illegible]
[illegible] اور بھی ہے
برچھیاں مارکے [illegible] کو عباسؑ نے [illegible]
[illegible] سے پوچھو کوئی [illegible] جواں اور بھی ہے
اے فلک [illegible] تجھے [illegible] کی قسم
[illegible] میں [illegible] اور بھی ہے
[illegible] ہوئے [illegible] ہو [illegible]
[illegible] نے سمجھا یہ دم نزع کہ ماں اور بھی ہے
اپنے [illegible] کے سرے پہ بھی [illegible]
[illegible] میں [illegible] مظلوم کی ماں اور بھی ہے
ماں نے قاتل سے کہا صبح کو تم ہو گے شہید
اس لئے پیاد کی جلدی میری جاں اور بھی ہے

وہ سے زینبؑ نے کہا تم جو ہو مشتاق تھا
میری اماں کا کوئی قاتو خواں اور بھی ہے
لاکے تشنہ و ہاتھوں پہ یہ بولے مولا
رو رہے ہیں یہ غنچہ دہاں اور بھی ہے
لاشے پامال سر شام جو ہوتے ہیں رہبر
ماتمی دہرا پہ تم بعد خزاں اور بھی ہے

سلام

معرکہ [illegible] و بلا کا [illegible] خیمہ [illegible] بعد
نیچو گھر میں تھے عباسؑ علیؑ حیدرؑ کے بعد
حیدر کرارؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے
شادی پہ جو تصویر لباسِ [illegible] کے
بعد
رو دی سجدے میں حسینؑ ابن علیؑ کی یادگار
یک علی اکبرؑ ہے پہلے یک علی اصغرؑ کے بعد
وا تو یوں کیسے عادت دی نہیں عباسؑ و
دوسرے حیدرؑ کو دی [illegible] حیدرؑ کے بعد

سلام

اب کیا میرے گناہ دیکھنے حساب میں
گھل مل گیا ہوں خاک در بوتراب میں

بندے حسینؑ کلام ہے عترت کے باب میں
اصلاح دے رہے ہیں خدا کی کتاب میں
پروردہ [illegible] کی [illegible] مستانیا
ہونٹ ڈوبا ہے ولا کی شراب میں
تھی حق سورتیں ہیں خدا کی کتاب میں
لاؤ کوئی شبیہ حق کے جواب میں
گزری ہے عمر بندگی بوتراب میں
میں بھی شریک ہوں شرف آفتاب میں
دی ہو [illegible] یاں تو نصیری سرور تھی
جس منہ کھلا کشادہ خیبر کے باب میں
یہ پی جان دے کے بچاتے [illegible] طرح
اسلام کسی میں تھا سبز شباب میں
تا شام [illegible] ہوئے عباسؑ بچے گئے
کانٹے تھے پھول [illegible] نقاب میں
اصغرؑ بڑے بڑوں سے بھی آگے نکل گئے
کیا تخلیوں چھپے ہیں یہ دو ثواب میں
رفعت بھرے کلام کی حرف آشنا ہے [illegible]
بیٹی ہے فکر [illegible] برق و سحاب میں

سلام

ترویش [illegible] حشر [illegible] بعد
چھپے جیسیں کس طرح ہوا کے ٹوٹ جانے کے بعد
لاش [illegible] جوں کی طرح لائے حسینؑ
سید کے جو بیٹے نہیں بھائی کے مر جانے کے بعد
دیکھ کر لاشوں کو یوں آہ دیتے تھے حسینؑ
ہم اکیلے رہ گئے ہیں سب کے مر جانے کے بعد
ہاں کھولے بیبیوں سے منہ چھپا کے بیٹھے
اور کہا کرتے حرم چادر کے چھن جانے کے بعد
عورتیں کوئے کی صدقے دے رہی ہیں پھینک کر
کون پہچانے انہیں طرح لٹ جانے کے بعد
روضہ احمد کی زینت ساتھ اس کے چلی کی
جو مدینے دوبارہ چلا آنے کے بعد
نوک نیزہ پر سے قرآں کی تلاوت میں حسینؑ
اب یہاں [illegible] ہے خشک ہو جانے کے بعد
ماشاء بے شیر کو وہی سے لگائے ہیں حسینؑ
پھول [illegible] اور مرجھانے کے بعد

سلام

[illegible] وصل [illegible] مجھے
سنا ہے کس غریب کا ماتم بپا مجھے
یہ کس خدا پرست مسافر کا ہے مزار
ہے جسکی خاک پاک پہ سجدہ روا مجھے
یہ کس کے چھ مہینے کے بچے کی قبر ہے
سینے سے دل نکال کے رکھنا پڑا مجھے
نالہ یہ کس کا گونج رہا ہے سب قرت
ہوں تشنہ [illegible] پانی پلا مجھے
[illegible] ذرے ذرے سے آتی ہے بوئے حسن
پھر [illegible] تو [illegible] مجھے
تسبیح ہے کر حونا سے قطرے سی کے ہیں
اے کربلا کی خاک [illegible] مجھے
[illegible] مشہد حسینؑ ہے عرش پہ زمیں
[illegible] میں [illegible] مجھے
شاعر ہوں اہلبیت کا میں [illegible] دلفگار
پہچانتے ہیں کشتہ [illegible] مجھے

سلام

[illegible] حسینؑ

[illegible] بلندی سے [illegible] آئے حسینؑ

[illegible] کے معرکے [illegible] حد سے معلوم تھی

وقت پر اصغرؑ کو جھولے سے اٹھا لائے حسینؑ

[illegible] فرصت [illegible] قربانیوں کا [illegible]

[illegible] میں ہوئی [illegible] مٹائے حسینؑ

[illegible] پہ [illegible] کے [illegible]

وقت نازک [illegible] یاد آئے حسینؑ

کیا ضرورت [illegible] دنیا کو تیرے خون کی

فاطمہ کے [illegible] کے [illegible] حسینؑ

کتنے درد و غم تھے شامل [illegible] اسلام میں

عارفانِ غم سے پوچھو [illegible] غم ہائے حسینؑ

[illegible]

[illegible] حسینؑ

[illegible] تھے راہ [illegible] میں مگر

[illegible] عشق کے محبوب [illegible] حسینؑ

صبح [illegible] کو چلا [illegible] شام سے

[illegible] ہے [illegible] تصویر شیدائے حسینؑ

سلام

[illegible]

[illegible] پانی [illegible] سے [illegible] ہو گیا

[illegible] قید میں [illegible] رہی

[illegible] میں قید [illegible]

جب [illegible] بال [illegible] نے [illegible]

قتل کیا [illegible] پہ [illegible] ہو گیا

[illegible]

[illegible] حال [illegible] ہو گیا

لاشِ اصغرؑ [illegible] میں رکھ [illegible]

[illegible] تمہارا [illegible] تھا [illegible]

[illegible] مقتل میں [illegible]

[illegible] کربلا [illegible] ہو گیا

[illegible] سوئے [illegible]

ایک دن میں عظمتِ حیدرؑ پہ [illegible] ہو گیا

[illegible]

[illegible] کے [illegible]

بن گئی انساں کا معبد [illegible] کربلا

[illegible] لائے حسینؑ

سلام

وصفِ [illegible] ہوں میں

[illegible] جا رہا ہوں میں

[illegible] ہے

[illegible] کے جا رہا ہوں میں

[illegible] مشکلیں [illegible]

[illegible] کا نام لے کے جا رہا ہوں میں

[illegible] عشق [illegible]

[illegible] جا رہا ہوں میں

[illegible] دل چاک چاک ہے

[illegible] کے جا رہا ہوں میں

[illegible]

[illegible] جا رہا ہوں میں

[illegible]

[illegible] جا رہا ہوں میں

دنیا سے [illegible] ساتھ

[illegible] غمِ حسینؑ لئے جا رہا ہوں میں

بیٹھی [illegible] کلیجہ تھام [illegible]

[illegible] مر گئے گھر سب [illegible]

سلام

[illegible] ہوگا

[illegible] ہوگا

[illegible] ہوگی

گھر میں جب آگ لگے گی تو [illegible] ہوگا

[illegible]

[illegible] گود [illegible] ہوگا

[illegible] کے [illegible]

[illegible] ماں سے [illegible] ہوگا

[illegible] کی [illegible]

[illegible] اس گھر میں کوئی [illegible] ہوگا

[illegible] کس طرح سے [illegible] ہوگا

[illegible] ہوگا

[illegible] کہتے تھے

ماں نے کس [illegible] ہوگا

[illegible]

[illegible] موت کی خوشی میں [illegible] ہوں میں

سلام

جو [illegible]

گو وہ رہتا نہیں پر نام صدا رہتا ہے

شاہ دیں لاشۂ سبز پکڑے بیٹھے تھے

ہوش اس حال میں انساں کا بجا رہتا ہے

ہند کی بیٹی نے [illegible] کہا

سر ترا کس لیے نیزے پہ سدا رہتا ہے

باپ مارا گیا بھائی ہوئے [illegible]

اس مصیبت میں بھلا ہوش بجا رہتا ہے

ہے یہ شرمندگی پانی کے نہ پہنچانے کی

نیزے پر بھی سر عباس جھکا رہتا ہے

کہا سجاد نے [illegible]

پاؤں زنجیر میں رسی میں گلا رہتا ہے

شمر ہنستا تھا [illegible]

[illegible] رہتا ہے

رو کے وہ بولی یتیموں کی شان ہے یہی

[illegible] وارث بچوں کا [illegible] رہتا ہے

رو رہے [illegible] قاصد صغرا [illegible]

کیسے بھائی ترا محتاج دوا رہتا ہے

خواب میں آ کے [illegible] سے پوچھا

[illegible] تیرا قید میں [illegible] رہتا ہے

شام ہوتی ہے تو [illegible] ہیں حرم

[illegible] رہتا ہے

سلام

عشق حسین کی محبت سے ہو خدا کیلئے

[illegible] کربلا کیلئے

[illegible]

[illegible] کیلئے

[illegible]

[illegible] کیلئے

[illegible] مجھے

[illegible] کیلئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصول بن گئے اللہ کی رضا کیلئے

[illegible]

[illegible] مصطفیٰ کیلئے

[illegible]

[illegible] کربلا کے لئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سلام

[illegible] پانی

[illegible] پانی

[illegible]

[illegible] پانی

[illegible] پانی

[illegible] پانی

[illegible]

[illegible] علیہ السلام کو پانی

[illegible]

[illegible] پانی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے جام کو پانی

سلام

[illegible] تھا

[illegible] اٹھا

[illegible]

[illegible] تھا

[illegible]

[illegible] اٹھا

[illegible]

[illegible] تھا

[illegible]

[illegible] تھا

[illegible]

[illegible] تھا

[illegible]

[illegible] تھا

باپ کے غم میں سکینہ سے تھا ... تر
سختی کی جان سے فرقت کا نہ صدمہ تھا
بانو ہر صبح کو رو رو کے یہ کہتی تھی بین
دودھ پیتے تو سب تک میرا بچہ تھا
غل ہوا اہل حرم میں کہ سفینہ بچے
قید خانے میں جو ننھا سا جنازہ تھا

سلام

رسولؐ چپ ہی کا شباب دیکھیں گے
علیؑ کے ہاتھ پہ خیبر کا باب دیکھیں گے
علیؑ کے روئے مبارک کے دیکھنے والے
اب اور نبیؐ حق کی کتاب دیکھیں گے
نبیؐ کے دوش پہ یک ور نقش بھر کے
بتائیے تو قدم ورثِ دیکھیں گے
چلو حق و نظر بھر کے دیکھنے والو
نبیؐ کے فرش پہ ہیں جو خوب دیکھیں گے
رسولؐ پاک کی آنکھیں تو بند ہوئے وہ
علیؑ جہاں میں بڑا انقلاب دیکھیں گے
حسینؑ راشد و امیر پہ بن میں جاتے ہیں
ہم کا خوں میں ڈھلا شباب دیکھیں گے

ہر مبارک رحمت سے گر گئی ہے رداء
نکل تو آئے بھلا آفتاب دیکھیں گے
شرف علائی و حیدرؑ کا ہم کو کس ہے تند
وہ انگلو چے ہیں اب کیا جواب دیکھیں گے

سلام

پی کن میں سے پیاسے تو ... وہ پانی
بچے روئے بھی تو آنکھوں سے نہ نکلا پانی
پی کی دیکھ کے عباسؑ کا نئی بیٹھ گیا
پیاس بچی سے جو مشکوں سے دیکھا پانی
پیاس پر گئی نہ ہیں ، ہو طلیح پانی
تین دن حق کو ہوں دھوپ میں پہنچا پانی
تیسرا دن تھا کہ اصغرؑ ہو ... پانی دیا
بچہ چھ ماہ کا پیا بھی تو کتنا پانی

سلام

نجس سے پاک کرکے کعبے کو حیدرؑ نکلے ہیں
عدو کے گھر کو اب کر کے خدا کا گھر نکلے ہیں
یہ غل ہوا باپ کا وارث جواں بیٹے ، پیاسے
علم عباسؑ لیکر صورت حیدرؑ نکلے ہیں

گزرتے ہی سارے کام بن جاتے ہیں پل بھر میں
ہم بچے گھر سے جب کہہ کر علیؑ حیدرؑ نکلتے ہیں
علیؑ سے تو رکھیے کے سب وفا ... سب کو
عداں کرتے تھے جسے میں وہ چھپ نکلتے ہیں
کہا عباسؑ نے عدو سے بن چلتے ہو تم ذکر
تقاضا یہ ہے جب بھی چوٹیوں سے پر نکلتے ہیں
بلا کے تیر ہوا تھے ... بار شہادت میں
جو میں ڈوب جاتے ہیں سب وہ نکلتے ہیں

سلام

غم حسینؑ میں ہے مصیبت ... یا
اس کا کب درد سے بخشی ہیں راحتیں ... یا
علیؑ و فاطمہؑ زہرا و شبرؑ و شبیرؑ
رسولؐ پاک پہ برتری تھیں آیتیں ... یا
مقام علم حیات دوام و رزق و عدم
عطا ہوں ہیں شہیدوں کو نعمتیں ... یا
گماں کے تھا کر کے جو سے گا جنت میں
در حسینؑ پہ بدل ہیں قسمتیں ... یا
جو آنکھ گوہر اشک عزا ... خالق ہے
غم حسینؑ نے بخشی ہیں دولتیں کیا کیا

کہیں خدا کے سوا کس سے یہ کربلا والے
گر گئی ہیں دلوں پر قیامتیں کیا

سلام

... ... میں پہنچے تھے تیغ حیدرؑ ... بار بار
اتی بیتے تھے جبریل و ... ... بار
یاد رکھو اپنے بیاں کی گواہی ... بیٹے
ہم مناتے ہیں غم ... بار بار
... بار آتی رہی بن عشق کے دنیا سامنے
... علیؑ اور ... ... بار
... گیا ... شب ابھرے علیؑ دل گیا
... نہیں ملتا ہے ... بار بار
کرتے ہیں اتمام حجت ... نصرت نہیں
... ... میں ... ... بار بار
رستے جاتے شاہؑ کے قدموں پر سر پہ نثار
... ... بار بار
ایک سجدہ جو ... ... لے وقت عصر
ایسے سجدے میں نہیں جھکا کوئی ... بار بار
... ... تھیں ... وارث کوئی ... بیاں
تازیانے سے ستاتے تھے ... بار بار

پیاس کی شدت سے اتنا خشک تھا ننھا سا گلا
دستِ قاتل میں بھی رک جاتا تھا خنجر بار بار
یہ عجب عباسؑ حضرت ہے نہیں کچھ [illegible]
[illegible]

سلام

سلامی چشم سے رو رو کے خونِ دل ٹپکتا ہے
غمِ سجادِ بیکس دل میں کانٹا سا کھٹکتا ہے
گلِ زہرا کے غم میں بلبلیں ہیں نوحہ خواں ساری
صدا فریاد کی آتی ہے [illegible] غنچہ چٹکتا ہے
[illegible] سے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] فلک [illegible] میں بلبل چہکتا ہے
حرم [illegible] آنسو [illegible]
علی [illegible] تار چمکتا ہے
کہا صغرا نے [illegible] جاں [illegible]
گلے میں ساتویں تاریخ سے پانی اٹکتا ہے
[illegible] سے تیر چلتے ہیں [illegible]
[illegible] کی آنکھوں سے ٹپکتا ہے
[illegible] واسطہ رہا [illegible] صاحب میرے اصغرؑ کو
[illegible] بچہ [illegible] ہے [illegible] آنکھیں [illegible] ہے

یہ غمِ [illegible] ہاتھ مل [illegible] ہیں [illegible]
سوز [illegible] ہیں پلکوں [illegible] ہے
[illegible] جاتی ہے [illegible]
گلے میں [illegible]
سکینہؑ ناز پرور قید کی آفت [illegible]
یہ عالم ہے قفس میں [illegible] ہے

سلام

انساں تھے سب شاملِ شبیرؑ کے لشکر میں
[illegible] تھے [illegible] دنیا کے بھرے گھر میں
مولا [illegible] میں جبریل کی [illegible]
[illegible] وہ گھر میں
شبیرؑ سیاست کا وہ قائد اعظم ہے
[illegible] عاشور کو دن بھر میں
ہے [illegible] توفیق نہیں ہوتی
یوں نام لکھا [illegible] اسلام کے لشکر میں
حیدرؑ نظر آتے ہیں آغوشِ پیمبرؐ میں
عباسؑ [illegible] ہے کعبے کے [illegible] در میں
قرآن ہے [illegible] عظمت سے [illegible]
[illegible] گھر میں [illegible]

معراج کی شب [illegible] بستر پہ کی [illegible]
[illegible] پیمبرؐ میں
[illegible] میں شاعر ہوں [illegible]
[illegible] پیمبرؐ میں

سلام

مجلس [illegible] میں [illegible]
[illegible] کہتے ہیں [illegible] کا [illegible]
[illegible] چھاؤں میں [illegible]
[illegible] آسماں تو [illegible] پیمبرؐ [illegible]
[illegible] ایماں پہ بھی شک [illegible] کا دھوکہ
کس طرح [illegible]
[illegible] دنیا میں [illegible]
[illegible] لازم ہے [illegible]
[illegible] حسینؑ سے کہاں [illegible]
[illegible] علی اصغرؑ [illegible]
غمِ شبیرؑ نے اشکوں کی [illegible] قیمت
قطرہ [illegible]
زخم کھا کر بھی جو قاتل کو [illegible] شربت
[illegible] ساقی [illegible]

عمر بھر [illegible] کا یہ [illegible]
بھولا [illegible] کا [illegible]

سلام

محتاجِ [illegible] مسلکِ شبیرؑ ہو جائے
[illegible] تدبیر ہو جائے
[illegible] انساں کو عرفانِ غمِ شبیرؑ ہو جائے
[illegible] دنیا میں عالمگیر ہو جائے
سبق [illegible] کربلا سے [illegible] وہ میداں عمل پیدا
جہاں ہر اک نفس [illegible] نعرۂ تکبیر ہو جائے
حسینیؑ [illegible] ہو
قدم [illegible] ہو جائے
[illegible] فطرت [illegible] ہے
کسی کی موت کا غم [illegible] عالمگیر ہو جائے
حسینیؑ بزم میں [illegible]
[illegible] ہو جائے
حیاتِ جاودانی ہے غمِ شبیرؑ میں مرنا
[illegible] قسمت کا ہے جو [illegible] ہو جائے
[illegible]
[illegible] ہو جائے

سلام

رن میں دو قلب تڑپنے لگے کسی تیر کے ساتھ
بازوئے شاہ چھد گردن بے شیرؑ کے ساتھ
کہا صغراؑ نے بیٹے نہیں آئے ابھی
بھائی شاید تمہیں الفت نہیں ہمشیر کے ساتھ
[illegible] بے شیر جو شبیرؑ بچاتے کیونکر
زمیں چلی ہوئی آتی ہے قضا تیر کے ساتھ
[illegible] سے عباسؑ کا ہاتھ [illegible]
دوسرا ہاتھ ملا قبضۂ شمشیر کے ساتھ
سر سے کٹنے پہ بھی زینبؑ سے جدائی نہ ہوئی
بھائی نیزے پہ رہا راہ میں ہمشیر کے ساتھ
[illegible] تمہیں مادر عباسؑ میں شرمندہ ہوں
میرے [illegible] بندھے شاہ کی ہمشیر کے ساتھ
[illegible] اصغرؑ ہوئے شہؑ چھوڑ کے دامن اٹھے
مال کی سب ختم [illegible] بے شیر کے ساتھ
[illegible] نے حلق ہوئی ریتی پہ جو [illegible]
[illegible] روئیں بیٹے کی طفلیؑ کے ساتھ

سلام

جو [illegible] [illegible] صدق [illegible]
رسولؐ لے کے چھوڑا حسینؑ ہی کیلئے
نبیؐ خدا سیلئے ہے علیؑ نبیؐ کیلئے
[illegible] یہ سلسلہ تو کوئی نہیں کسی کیلئے
[illegible] حیدرؑ و [illegible] فاطمہؑ کی قسم
غمِ حسینؑ عبادت ہے [illegible] کیلئے
علیؑ ہیں [illegible] پکڑ تو کربلا میں حسینؑ
[illegible] سلام [illegible] کیلئے
حسینیتؑ کے سفر کا جہاں ہو آغاز
وہیں عمل نے قدم رکھے [illegible] کیلئے
سلام [illegible] تیرے چراغوں پہ
تجھے ہیں شمع رسالت کی روشنی کیلئے
[illegible] بھی [illegible] چھنی جیسے بھی جلائے گئے
عجیب وقت ہے زینبؑ کی [illegible] کیلئے
گلوئے [illegible] نبیؐ اور شمر کا خنجر
[illegible] قیامت ہے [illegible] کیلئے

سلام

وہ جس نے جلوۂ شبیرؑ بامیدِ نظر نہیں دیکھا
[illegible] منظر تو دیکھا ہے وہی منظر نہیں دیکھا
میری خوش قسمتی کو لوگ کیا جانے کہ دنیا نے
[illegible] صرف دیکھے ہیں [illegible] نہیں دیکھا
حسینؑ ابن علیؑ دنیا نے میدانِ شہادت میں
[illegible] سر تو دیکھے ہیں ترے ہمسر نہیں دیکھا
علیؑ کی راہ میں کتنے ہی موڑ آتے رہے لیکن
[illegible] موڑ کر دیکھا کبھی مڑ کر نہیں دیکھا
نبیؐ کے جاں نثار اصحاب کتنے ہی بہادر تھے
احد میں اس طرح بھاگے کہ پھر مڑ کر نہیں دیکھا
مہ و خورشید بھی دیکھے مہ و خورشید کو لیکن
محمدؐ کے چراغوں سے [illegible] نہیں دیکھا
تصور ہی سے گریہ ناک ہو جاتی ہیں آنکھیں
گلی کو دیکھ کے جس نے سب اصغرؑ نہیں دیکھا
غمِ شبیرؑ کا حصہ [illegible] سجادؑ سے پوچھے
[illegible] بازی میں کہیں [illegible] نہیں دیکھا
[illegible] کا [illegible] پدر [illegible]
[illegible] یہ زمانے میں کوئی رہبر نہیں دیکھا

سلام

[illegible] جھکا دی جائے
خدا کی راہ کا سودا ہے آئے جھکا دی جائے
کہا حرؑ نے بلا کر [illegible]
میں [illegible] آئے جھکا دی جائے
گناہگاروں کی بخشش کا وسیلہ بزمِ ماتم ہے
یہاں پر حسینؑ آنسو بہائے جھکا دی جائے
کہا [illegible] نے وارث مر گئے گھر لٹ گیا لوگو
[illegible] سر [illegible] جھکا دی جائے
ستم تجھ شمر کے کیا کیا سکینہؑ [illegible]
[illegible] وارث ہوں [illegible] جھکا دی جائے
کہا [illegible] مصطفیؐ ہوں میں
شان اپنے پیمبر کا مٹائے جس کا دی جائے
کہا شبیرؑ سے [illegible] احمدؐ کا نواسہ ہوں
مسلمانو مجھے پانی پلا کے جھکا دی جائے
طوافِ قبر [illegible] حج [illegible] ہے
[illegible] جس کا دی جائے

سلام

ہوتے جو شاہ سے [illegible] ایسے ہوتے ہیں
جب خنجر لے کے جیسے مسلماں ایسے ہوتے ہیں

حسین کربلا کا پھول بوستانِ محمدؐ کے
بہاریں [illegible] صدقے [illegible] ایسے ہوتے ہیں

نبی کا راز ہے اقدس پہ ورد دونوں نوا سے ہیں
جب اس کی رحل ہوتی ہے تو قرآں ایسے ہوتے ہیں

جوانی رن سے [illegible] آ رہی ہے ہاشمی قاسم پر
کہ اسلامی جوانمردوں کے [illegible] ایسے ہوتے ہیں

تلاوت میں سرِ شبیر تھا قاتل کے خنجر سے پر
جو خود [illegible] سے یوں اٹھتے ہیں [illegible] ایسے ہوتے ہیں

ہر [illegible] سے یہ پیاسے نے
لب ساحل پکارا مردِ میداں ایسے ہوتے ہیں

گلے پر تیر کھا کر مسکرائے جب علی اصغرؑ
صدا آئی کہ راہِ حق میں [illegible] یاں ایسے ہوتے ہیں

سنا کر تم قصہ کربلا والے شہیدوں کا
مسلمانوں کو سمجھا دو مسلماں ایسے ہوتے ہیں

سلام

مسلماں نے بھلا دی داستاں [illegible] اپنی
[illegible] صورت دکھا دیا حسینؑ ابن علیؑ اپنی
یہ [illegible] [illegible] [illegible] کے جیسے
وہ [illegible] تھے آنکھوں پہ [illegible] اپنی
[illegible] تو تیرے یزیدی [illegible] والے
چھپانا چاہتے ہیں آج تک شرمندگی اپنی
[illegible] [illegible] تاریخ دو عالم میں
کہ [illegible] سجدے میں [illegible] بندگی اپنی
شفیق کا [illegible] بازو کی قوت دی کی [illegible]
حد کی راہ میں [illegible] [illegible] ہے تجھ کو اپنی
تصور میں تیری تصویر [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] نگاہ آخری اپنی

سلام

جب کی [illegible] کی [illegible] میں [illegible] حسینؑ
دیر تک عالم غربت میں نظر آئے حسینؑ
زندگی ایک تو ہمدردی کی حقیقت بھی ہے ایک
پھر جو مٹانے محمدؐ ہے وہ مٹائے حسینؑ
رات اندھیری ہے تو [illegible] سے [illegible] کیا
اپنی آنکھوں میں ہے جب نقش [illegible] حسینؑ
خیمے کی طرف پھر گئے پھر آئے حسینؑ
ماں کا دل جانتا تھا گود میں کیا لائے حسینؑ
[illegible] ہے قاسم نے صدا آ گیا سرور کو جلال
لے کے عباس کو مقتل میں نکل آئے حسینؑ
کاش تم دیکھتے بچے سے ہوا جو سلوک
روزِ عاشور یہ بھی [illegible] حسینؑ
امتحاں [illegible] سجدہ ہے شبیرؑ کو منظور
[illegible] [illegible] نگاہ [illegible] حسینؑ
ہر قدم [illegible] تارہ سے [illegible]
ہر [illegible] دیکھتے ہیں [illegible] حسینؑ

سلام

[illegible] [illegible] سے [illegible] ہے
کربلا بے ساختہ ہے میں یاد آ جائے ہے
وہ نکلتا جا رہا ہے خیمہ ظلمت سے ؟
دیکھو سورج گہن سے یوں نکلتا جا رہا ہے
تربیت [illegible] کی رفتی جاری ہے [illegible]
کوئی خوابیدہ تھی بیدار ہوتا جائے ہے
جب [illegible] عباس [illegible] سے تو یوں [illegible] عدو
مشک میں پانی نہیں [illegible] چھلکا جائے ہے
خشک [illegible] سے علی اصغرؑ سے وہ [illegible]
اب یزیدی فوج سے شمشیر [illegible] جائے ہے
جھوٹی تھیں یوں تصور میں علی اصغرؑ کی ماں
[illegible] بہلا جائے ہے [illegible] جو [illegible] جائے ہے

سلام

[illegible] مقتل [illegible] سے [illegible] ہیں
خون سے ہر قطرے [illegible] تاریخ بنا دیتے ہیں
[illegible] [illegible] خود وقت [illegible] کی پکار
ہم تو آواز میں [illegible] دیتے ہیں

پسر کی لاش پہ جس وقت مسکرائے حسینؑ
کہ جھک کے چوم لئے آسماں نے پائے حسینؑ
وہاں فلک کی ستائی وہ جنب زہراؑ ہے
قدم قدم پہ جو کرتی ہے کہہ کے ہائے حسینؑ

سلام

شہید ناز جنان جہاں ہیں کربلا والے
خدا شاہد امام عاشقاں ہیں کربلا والے
مکین کائنات جاوداں ہیں کربلا والے
وہ ہے اک مختلف دنیا جہاں ہیں کربلا والے
دلوں میں جس جگہ حق ہے انہیں بھی بس وہیں ڈھونڈو
نگاہوں سے نہاں ہو کر عیاں ہیں کربلا والے
ادھر بھی اک نظر اے زائران کعبہ و طیبہ
یہاں کعبے کا قبلہ ہیں یہاں ہیں کربلا والے
شفاعت کیلئے کہتے پھریں گے لوگ محشر میں
کہاں ہیں کربلا والے کہاں ہیں کربلا والے
زمین کربلا اس وقت اٹھ کر یہ پکارے گی
یہاں ہیں کربلا والے یہاں ہیں کربلا والے
پکاری فوج تیور دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کے
سبھی چھوٹے بڑے شیر ژیاں ہیں کربلا والے
جوانی کر دھیں غربت میں ہوئے تھے بے سروساماں
وہی سرمایہ باغ جناں ہیں کربلا والے
زمانہ دشمن نام و نشاں ہے آج تک جن کا
وہی چشم و چراغ آسماں ہیں کربلا والے
علی اصغرؑ ہوں یا ابن مظاہرؑ جوش و جرأت میں
سبھی فخر جواناں جہاں ہیں کربلا والے

سلام

اے سلامی حشر کے دن خوف کچھ کرنا نہیں
شافع محشر علیؑ ہیں دیکھو گھبرانا نہیں
حشر میں ممکن ہے یہ کہکر نصیری چھوٹ جائے
ہم تو انساں ہیں فرشتوں نے بھی پہچانا نہیں
میری مٹی کو نہ ہوئے قبر ایذائے فشار
بوترابی ہوں مجھے کیا تو نے پہچانا نہیں
جب فرشتوں نے اٹھایا قبر میں بولے علیؑ
ہم تیری بالیں پہ ہیں موجود گھبرانا نہیں
کہنے دیجئے یا علیؑ سرشار الفت کو خدا
جرم کے قابل کسی مذہب میں دیوانہ نہیں
جو قتل اقربا خیمے میں آئے جب حسینؑ
ایسی صورت تھی کہ زینبؑ نے بھی پہچانا نہیں

ابھی یوں بھی رسالت کا صلہ دیتے ہیں
گھر جلا دیتے ہیں قرآن جلا دیتے ہیں
جب بھی آ جاتا ہے ستائے سکینہؑ کا خیال
بچے سوکھے ہوئے کوزوں کو گرا دیتے ہیں
نصرت دیں کو بلاتی ہے جب آواز امامؑ
بچے بیک کی جھولے سے صدا دیتے ہیں
رخ زینبؑ سے نگاہوں کو ہٹانے کیلئے
شاہ دیںؑ نیزے پہ قرآن سنا دیتے ہیں

سلام

زمین کربلا بھی یاد کرتی ہے تہہ دل سے
نہ پوچھو زائروں کو کیا صدا آتی ہے منزل سے
گزر جاتی ہیں عمریں کربلا کا غم سمجھنے میں
یہ آب و گل کا پیکر آدمی بنتا ہے مشکل سے
ہمیں پردیس میں بھی رنج تنہائی نہیں رہتا
صدائے یا حسینؑ آئی جہاں دل مل گیا دل سے
شہادت کا شرف پایا تو لا میں فنا ہو کر
اٹھے بھی ہم تو زندہ ہی اٹھے دنیا کی محفل سے
ولائے اہلبیتؑ مصطفیٰؐ کی عظمتیں پوچھو
کسی شائستہ غم سے کسی شائستہ دل سے
گرے عباسؑ گھوڑے سے تو گونجی یہ صدا رن میں
سرک جائیگا دریا لاش اٹھے گی نہ ساحل سے
وہ اس ماحول سے فکر خدا کرتے گئے ہونگے
جو زنداں کو سدھارے شام کے حاکم کی محفل سے
علیؑ نے دودھ کا شربت پلایا ابن ملجم کو
کسی نے اس طرح بدلہ لیا ہوگا نہ قاتل سے
جگہ بزم غزل میں دیں نہ دیں وارفتہ دنیا
مجھے ہے نجم نسبت مدحت مولاؑ کی محفل سے

سلام

تمام مظہر عالم پہ کیسے چھائے حسینؑ
جہاں مقام تھا رونے کا مسکرائے حسینؑ
قدم قدم پہ مصائب کا سامنا ہی رہا
مگر نہ راہ محبت میں ڈگمگائے حسینؑ
ہزار ظلم و ستم گو کہ ڈھائے اعدا نے
مگر نہ حرف شکایت زباں پہ لائے حسینؑ
نہ جھاڑ باد صبا اسکو اپنے دامن سے
جبیں شوق پہ رہنے دے خاک پائے حسینؑ

سلام

جو ربط الفت نفسی پیمبر توڑ دیتے ہیں
ہم اپنے سارے رشتے ان سے یکسر توڑ دیتے ہیں
اگر جھوٹے خدا چڑھ جاتے ہیں دیوار کعبہ پر
تو یہ دوش رسول حق پہ چڑھ کر توڑ دیتے ہیں
علی کا زور تلواروں پہ تکیہ کر نہیں سکتا
یہ تلواروں کو بھی میداں میں اکثر توڑ دیتے ہیں
کسی کی خودسری آگے علی کے چل نہیں سکتی
جواں کے سامنے اٹھتا ہے وہ سر توڑ دیتے ہیں
علم لہراتے ہیں جب توڑتے ہیں ہمت باطل
علم جب نصب کرتے ہیں تو پھر توڑ دیتے ہیں
وہ بے ایمان پیاسے ہی مریں گے روز محشر بھی
عداوت کرکے ساقی سے جو ساغر توڑ دیتے ہیں
کوئی کیا جانے انکے بازوؤں میں زور کیا ہوگا
جو اپنی انگلیوں سے باب خیبر توڑ دیتے ہیں
علی کے سامنے ہے کیا حقیقت رشتہ داری کی
مسلماں جوڑ دیتے ہیں یہ بڑھ کر توڑ دیتے ہیں

سلام

مدح علی کا میں نہیں دفتر لئے ہوئے
ہاتھوں پہ ہوں نجات کا محضر لئے ہوئے
جھولے میں بھی تو کھیل علی کے نرالے ہیں
ہیں انگلیوں میں کلہ اژدر لئے ہوئے
روح الامیں پروں کو ذرا گن تو لیجئے
پھرتی ہے ذوالفقار علی پر لئے ہوئے
حیدرؑ کو چشم بد سے بچائے میرا خدا
قائم ہوا ہے در خیبر لئے ہوئے
عباسؑ بھر کے مشک جو نکلے تو غل ہوا
حیدرؑ چلے ہیں دوش پہ کوثر لئے ہوئے
بولی سکینہؑ اے چچی اماں کہاں ہیں آپ
جاتا ہے شمر وہ میرے گوہر لئے ہوئے
عابدؑ کبھی جو ضعف سے رکتے تھے بار بار
بڑھتے تھے تازیانہ ستم گر لئے ہوئے
تیار قافلہ ہے اطاعت پہ سفر
ہم بھی کھڑے ہیں کاندھے پہ بستر لئے ہوئے

سلام

ہے سلام اس پہ جو کہتی تھی صدا ہائے حسینؑ
ظالموں نے تجھے پانی نہ دیا ہائے حسینؑ
گھوڑے دوڑائے لعینوں نے تیرے لاش پہ
جسے تو سبط پیمبرؐ ہی نہ تھا ہائے حسینؑ
ظلم بے دین نے کچھ اسطرح سے موتی چھینے
خون کانوں سے سکینہؑ کے بہا ہائے حسینؑ
علی اکبرؑ نے تیرے سامنے برچھی کھائی
قتل اصغرؑ تیرے ہاتھوں پہ ہوا ہائے حسینؑ
زخم لگتا تھا جو حضرت کے تن نازک پہ
لاش انصار سے آتی تھی صدا ہائے حسینؑ
دکھ پہ دکھ سہہ کے جسے فاطمہؑ نے پالا تھا
اس پہ بے دینوں نے یہ ظلم کیا ہائے حسینؑ
نہ رہا کوئی جنازے کا اٹھانے والا
تن زخمی تیرا تیروں پہ رہا ہائے حسینؑ
جل گئے خیمے چھنی چادریں سامان لٹا
بعد تیرے ہوئی ہم پہ یہ جفا ہائے حسینؑ
جس جگہ خیمہ زینبؑ تھا وہاں سے اب تک
آج بھی آتی ہے کانوں میں صدا ہائے حسینؑ

عمر بھر ماتم شبیرؑ میں گزرے محبوب
قبر سے بھی تیرے آئیگی صدا ہائے حسینؑ

سلام

تڑپ نہ جانا کہیں دل کو تھام لو بھائی
دمشق سے بہن آئی سلام لو بھائی
ذرا گلو تو کسی کے نشاں ہیں دروں کے
حساب معرکہ فتح شام لو بھائی
بنائی قبر سکینہؑ کی میں نے زنداں میں
اب اور ایسے نہ نشتب سے کام لو بھائی
بہن نے کام کیا والدہ سے کہہ دینا
میری طرف سے بھی ایک پیام لو بھائی
تھا ایک وقت کہ میں نے رکاب تھامی تھی
سوار ہوتی ہوں بازو کو تھام لو بھائی

سلام

آتے ہیں میرے خواب میں مولا کبھی کبھی
میں دیکھتا ہوں طور کا جلوہ کبھی کبھی
اٹھتا محال ہوتا تھا لنگر کے طوق سے
تھک کر جو بیٹھ جاتے ہیں مولا کبھی کبھی

کیا خالقوں کو مل گیا قتلِ حسینؑ سے
میں سوچتا ہوں بیٹھ کے تنہا کبھی کبھی
نہ جانے کس خیال میں کھو جاتی تھیں رباب
خالی جھلانے لگتی تھیں جھولا کبھی کبھی

سلام

کسی در پہ در ساقی کے ستائے نہیں جاتے
اندھیرا ہو تو بھولے سے بھی پروانے نہیں جاتے
خدا و مصطفیٰ مرتضیٰ کی معرفت کیا ہو
یہ جھکوائے تو جاتے ہیں پہچانے نہیں جاتے
در جنت پہ بھی پہچانے والوں کا پہرہ ہے
وہاں اپنے چلے جاتے ہیں بیگانے نہیں جاتے
علی سے بغض چہروں کی نقابیں چاک کرتا ہے
منافق تا قیامت ورنہ پہچانے نہیں جاتے
نہ ہوتا مرحلہ امت کی بخشش کا تو پھر اصغر
پدر کی گود میں تیر ستم کھانے نہیں جاتے
یہ شب کی اوس دن کی دھوپ نے چہرے بگاڑے ہیں
اسیرانِ جفا ہندہ سے پہچانے نہیں جاتے
مچلتا ہے دل ناداں تو سمجھاتا ہوں قیصر اکثر
کہ دانا کربلا جاتے ہیں دیوانے نہیں جاتے

سلام

مجرئی اوج پہ ہے دیدۂ گریاں اپنا
ہم تو کہتے ہیں جسکو وہ ہے داماں اپنا
دیکھ کر شاہؑ کا سر کہتے تھے رو رو رہگیر
دل ہے شاہؑ تیرے اعجاز پہ قرباں اپنا
جب سے پیدا ہوئے ہم حلق میں کہلائے حسینؑ
اب ہے دنیا میں لقب شاہ شہیداں اپنا
بیٹا وہ جاتا ہے پہنے ہوئے طوق و زنجیر
کنبہ وہ اونٹوں پہ ہے بے سر عریاں اپنا
ہند سے رو کے سکینہؑ نے کہا سن بی بی
باپ مارے گئے گھر ہو گیا ویراں اپنا
اے سرِ پاک لقب کیا ہے تیرا نام ہے کیا
دی صدا سر نے کہ پنہاں نہیں رتبہ اپنا
فاطمہؑ ماں ہے علیؑ باپ اور جد وہ ہے
جسکو کہتے ہیں نبیؐ سارے مسلماں اپنا

سلام

سانس اکھڑی ظلم کی بدعت کے طوفاں تھم رہے
کیا قدم تھے جو زمینِ کربلا پہ جم رہے
کیا حسینی قافلے میں تھا شعورِ زندگی
بڑھ گیا جوشِ عمل جب مرنے والے کم رہے
روحِ شبیری کا پرتو دیکھنا انصار میں
رخ پہ زردی تک نہ آئی دم میں جب تک دم رہے
کہہ رہا ہے اسوۂ محنت کشانِ کربلا
عیش دنیا چھوڑ کر دنیا میں ہم ہی ہم رہے
جسکے دم سے خون میں گرمی ہے نبضوں میں دھمک
کسکی غیرت چاہتی ہے اسکا ماتم کم رہے
اے مسلماں قتل اور قتلِ حسینؑ ابنِ علیؑ
حشر تک شاید مزاجِ عافیت پہ ہم رہے
روحِ شبیری کا پرتو دیکھنا انصار میں
رخ پہ زردی تک نہ آئی دم میں جب تک دم رہے
کہہ رہا ہے اسوۂ محنت کشانِ کربلا
عیش دنیا چھوڑ کر دنیا میں ہم ہی ہم رہے
اسوۂ شبیر شمعِ محفلِ اسلام ہے
یہ اجالا جب رہا آگے اندھیرے کم رہے

سے تولا کی پے جاتا ہوں سوتے جاگتے
یہ نہیں وہ گردشِ ساغر جو دم بھر دم رہے
آسماں پر دل رہا اور عرشِ اعظم پہ دماغ
تم جب ارضِ نجف پہ تو سب محترم رہے

سلام

رخ سمتِ کربلائے معلی اگر نہیں
انسانیت کی اور کوئی رہگزر نہیں
صد شکر مل گیا مجھے در اہلبیتؑ کا
توفیقِ معرفت ہے کہ میں در بدر نہیں
تم کیا کروگے ماتمِ شبیرؑ کا علاج
یہ دردِ دل ہے چارہ گرو دردِ سر نہیں
میں ہوں غمِ حسینؑ میں دونوں سے بے نیاز
جینے کی آرزو نہیں مرنے کا ڈر نہیں
اکبرؑ کی موت انکی جوانی کو دیکھئے
اک آفتابِ حسن ہے نیزے پہ سر نہیں

سلام

اکبرؑ نبیؐ نہیں ہے نبیؐ کا شباب ہے
صورت ہے لیکن اپنی جگہ خود کتاب ہے

وہ آرہا ہے فوج عدو سے نکل کے حرؔ
اکبرؑ تیری اذاں کا یہ پہلا جواب ہے

جزبہ بھی کٹ سکتا ہے کسی ضربِ تیغ سے
لوگو حسینؑ فرد نہیں انقلاب ہے

اکبرؑ اذاں کے وقت سراپا رسولؐ تھا
اب منزلِ جہاد ہے اب بوتراب ہے

اکبرؑ کی سمت ہے نگاہِ وارثِ رسولؐ
دینِ خدا کا لب پہ سوالِ شباب ہے

خود دھوپ سایہ ہو جو اشارہ کریں امامؑ
پھیرا تھا جو علیؑ نے وہی آفتاب ہے

سلام

سواری کربلا کو جب چلے حضرت مدینے سے
بہت روئے لگا کر فاطمہ صغراؑ کو سینے سے

پکارے الوداع اے فاطمہ صغراؑ خدا حافظ
ہمیں تم پھر نہ دیکھو گی یہ ہم سمجھے قرینے سے

نہ کرنا یاد بھی ہم کو سمجھنا مرگئے بابا
مٹا دینا ہمارا نام ہی دل کے نگینے سے

خوشی کرنا رجب کے ماہ سے تا ماہِ ذی الحج تک
مگر کرنا عزاداری محرم کے مہینے سے

تمہارے کپڑے میلے ہیں بدل ڈالو انہیں صغراؑ
کہا بابا معطر ہیں علی اصغرؑ کے پسینے سے

کہا شبیرؑ نے کھا ئیگے اصغرؑ تیر گردن پہ
محبت مت کرو مایوس ہو بھائی کے جینے سے

چچا کے ہاتھ کٹ جائینگے قاسمؑ کا کٹے گا سر
گزر جائیگا جب نیزہ علی اکبرؑ کے سینے سے

یہ کہہ کر آئے سوئے مصطفیؐ مسجد میں احمدؐ کی
لپٹ کر روئے تک روپا کئے منبر کے زینے سے

غرض اک شور برپا تھا وہاں فریاد و شیون کا
حسین ابنِ علیؑ کا کوچ ہوتا ہے مدینے سے